ایمان بالقرآن
مصنف
ابو العباس غلام رسول نمازی، قادری، نوشاہی
خطیب جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد نارووال
مدینہ بکڈپو
نزد چوک فاروقی حسینی ظفروال روڈ
نارووال

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

ایمان بالقرآن

اس مختصر لیکن مبرہن کتاب میں شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے مستند روایات کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ روافض کے عقائد کے مطابق یہ قرآن محرّف و مبدّل ہے کیونکہ اسے اصحابِ ثلاثہ نے مرتب کیا تھا اصلی قرآن حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا جو مولا علی کے ہاتھوں ائمہ اطہار کی وساطت سے بارہویں امام قائم آلِ محمد امام مہدی تک پہنچا وہ اُسے قریب قیامت لے کر آئیں گے اور اُسی کے قواعد و ضوابط پر عمل کریں گے اور کروائیں گے

مؤلفہ

ابوالعباس غلام رسول غازی قادری نوشاہی خطیب جامع مسجد نور گنج حسین آباد

نارووال ضلع سیالکوٹ

ناشر

مدینہ بک ڈپو - چوک فاروقی حسینی ظفروال روڈ - نارووال

ابوالعباس غلام رسول غازی قادری نوشاہی خطیب جامع مسجد نور گنج حسین آباد
نارووال ضلع سیالکوٹ

مقام اشاعت — مدینہ بک ڈپو نارووال

تاریخِ اشاعت — یکم جنوری ۱۹۷۵ء ، مطابق ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ

باراوّل

تعداد ایک ہزار ۱۰۰۰

ہدیہ: تین ۳ روپے صرف

آغاز

قارئین حضرات یقیناً یہ خبر سن کر حیران رہ جائیں گے کہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ ایسا بھی ہے جو قرآن کریم کے محرّف و مبدّل ہونے کا قائل ہے۔ جی ہاں وہ ہیں شیعیانِ حیدرِ کرّار، ان کا موقف ہے چونکہ قرآن کو اصحابِ ثلاثہ نے مرتب کیا تھا۔ وہ (معاذ اللہ) خود راہِ راست پر نہ تھے اُن کا جمع شدہ قرآن کیسے صحیح و سالم ہو سکتا ہے۔ فقیر کے ان جملوں کو سن کر زمین کانپ اُٹھی آسمان کا جگر پھٹ گیا حاملانِ عرش پکار اُٹھے نہیں نہیں یہ قطعاً نہیں ہو سکتا جو قرآن ساری کائنات کے لیے ہادی بن کر آئے اور جس کا یہ دعویٰ ہو کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ مسلمان اسے پڑھ کر مومن بھی کہلائے اور اس کی فتحہ، ضمہ اور کسرہ نہیں بلکہ سارے قرآن کے مُحرّف و مُبدّل ہونے کا قائل بھی ہو؟ فقیر نے عرض کیا اے ارض و سما تمہارا ششدر رہ جانا بجا حاملانِ عرش تمہاری پکار درست لیکن میرا یہ ہرگز عقیدہ نہیں یہ تو روافض کے محدثین و مجتہدین مورخین کی وساطت سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اصلی قرآن مولا علیؓ نے وصالِ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد جمع کیا تھا وہ قرآن خلیفۂ وقت یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیش کیا گیا اصحابِ ثلاثہ نے اُس اصلی قرآن کا انکار کر دیا حضرت علی خشمناک ہو گئے اور کہا کہ تم اصلی قرآن کو تاظہور قائم آلِ محمد امام مہدی ہرگز نہ دیکھو گے۔ حضرات مولا علی پر یہ صریحاً بہتان ہے۔ ہمارے پاس قرآن مکمل و اکمل موجود ہے جو اس کی ایک فتحہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

شیعہ مذہب کی وہ مستند کتابیں جن کے حوالہ جات کتاب ہذا میں درج ہوئے

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱	اصول کافی	یعقوب کلینی	۴	تفسیر قمی	محمد بن ابراہیم قمی	۷	جلاء العیون	باقر مجلسی
۲	احتجاج	طبرسی	۵	انوار نعمانیہ	نعمت اللہ حسینی	۸	حق الیقین	باقر مجلسی
۳	تفسیر صافی	محمد بن مرتضیٰ	۶	الصافی شرح اصول کافی	خلیل قزوینی	۹	تفسیر مجمع البیان	حسن طبرسی

۱۰ - صاحبِ ترجمہ مقبول کے علاوہ تقاریظ کرنے والے اثنا عشریہ علماء امامیہ

۱۱ - صدر شریعت مفتی سید احمد علی صاحب مجتہد اعظم ہند و پاک ۔

۱۲ - مولوی سیّد کلب حسین صاحب مجتہد العصر ۔

۱۳ - خطیب اعظم سید محمد صاحب دہلوی ۔

۱۴ - نجم العلماء مولوی سید نجم الحسن صاحب ۔

۱۵ - مولوی سیّد ظہور حسین صاحب ۔

۱۶ - مولوی یوسف حسین صاحب ۔

۱۷ - قمر الاقمار مولوی سید سبط نبی صاحب مجتہد العصر نوگانوی ۔

۱۸ - فقیہ اہل بیت سید محمد باقر مجتہد العصر ۔

۱۹ - ناشر علوم الدین سیّد محمد ہادی مجتہد العصر ۔

۲۰ - سرکار شریعت سید آقا حسن صاحب ۔

۲۱ - شمس العلما مولوی سید ناصر حسین صاحب ۔

۲۲ - مولوی سید الحائری مجتہد العصر والزّمان ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن)، کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

تحقیقات | پیشتر ازیں کہ میں قارئین حضرات کی خدمت میں کتبِ روافض سے قرآن کے محرّف ومُبدّل ہونے کے دلائل پیش کروں اوّل یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ جن اصول وفروع دیگر مسائل میں شیعہ حضرات اہل سنت وجماعت سے مختلف ہیں ان کی نشاندہی بھی کردی جائے تاکہ حق وباطل سمجھنے میں عوام وخواص کو دِقّت پیش نہ آئے۔

خالق کائنات کے متعلق اہل سنت وجماعت کا عقیدہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ترجمہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

تم فرماؤ وہ اللہ ہے۔ وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

تفسیر مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ص ۹۶۵ ۔کس سے فرماؤ یا ہم سے کہ حمد ہماری محمد جان تمہاری کہ ہم محمود ہوں تم حامد تم کہو ہم سُنیں یا کافروں سے فرماؤ کہ تمہاری توحید تمہارے کہنے مانیں یا مومنوں سے فرماؤ یا سارے انسانوں یا سارے جہان سے کیونکہ تم نبیٔ عالمین ہو حقیقتاً نہ کہ اس کے اجزاء میں نہ کوئی اس کا شریک نہ اُس کی مثل ۔ خیال رہے کہ عرب میں کُفّار بہت قسم کے تھے دہریہ، مشرک، رب کی صفات کے منکر، رب کے لیے اولاد ماننے والے وغیرہ اِس سُورۃ میں اُن سب

کی تردید ہے اللہ میں دہریوں کی اَحَد میں مشرکین کا مکمل رد ہے اگلی آیات میں بقیہ کفار
کا ردّ ہے ۔ ؎۳ ہر چیز پہ غنی کہ نہ کھائے نہ پئے نہ کسی کام میں کسی کا حاجت مند
اس میں اُن لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ اکیلا اللہ اتنے بڑے جہان کو نہیں
سنبھال سکتا ۔ اس نے اپنی مدد کے لیے اپنے بعض بندے چُن لیے ہیں انہیں اللہ
کا بندہ مان کر اِلٰہ یا شرکاء کہتے تھے اور ان کی پُوجا کرتے تھے ان کی تردید کے
لیے ارشاد ہوا وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلِيًّا مِنَ الذُّلِّ اسلام میں اولیاء اللہ اور
فرشتے عالَم کا انتظام کرتے ہیں مگر رب کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اعزازی
طور پر رب کی شان ظاہر کرنے کو ۔ ؎۴ کیونکہ اولاد باپ کی جنس سے ہوتی ہے ۔
رب تعالیٰ جنس و مثل سے پاک ہے ۔ نیز جو کسی سے پیدا ہو وہ حادث ہوتا ہے
رب تعالیٰ ہمیشہ سے ہے ۔ اولاد کی ضرورت بقاءِ نسل کے لیے ہوتی ہے جس کا
محتاج فانی ہے جو ہمیشہ باقی ہو اُسے نسل سے کیا کام اِس میں مشرکین اور یہود
اور نصارٰی کا ردّ ہے مشرکین فرشتوں کو اللہ کی لڑکیاں کہتے تھے ۔ یہود حضرت
عزیر علیہ السّلام کو عیسائی عیسٰی علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے ؎۵ کہ ذات
میں نہ صفات میں کیونکہ وہ واجب ہے خالق ہے باقی سب ممکن مخلوق اور حادث
ہیں اس کے صفات ذاتی قدیم غیر محدُود مخلوق کی صفات عطائی حادث اور محدود
ہیں اِس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کو عالِمِ غیب یا حاضر و ناظر ماننا شرک نہیں کیونکہ
اس میں رب کی ہمسری نہیں جیسے انسان کو سمیع ، بصیر ، حَیّ ، قادر ماننا ۔ خیال رہے
کہ یہ سورۃ توحید اور حمدِ الٰہی کی ہے مگر قُلْ فرما کر اِس میں نبوّت اور لقبِ
مصطفوی کی جھلک بھی دے دی ہے کیونکہ اس میں اُس جانب اشارہ ہے کہ مومن

جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانتے کافر ہے نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی اور بد دینی ہے کہ عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا جس کے سبب ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے انبیاء علیہم السّلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو جیسے کذب، خیانت، جہل وغیرہا صفات ذمیمہ ہے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروّت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمداً صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

انبیاء بالخصوص ابوالبشر آدم علیہ السّلام کے متعلق روافض کا عقیدہ

بیشتر ازیں کہ میں اصولِ کافی مصدقہ امام غائب کے حوالہ جات پیش کروں اوّل بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی و سرپرست ماہنامہ نور سیّد ظفر حسین کے قلم سے کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل صہ پیش کرتا ہوں "یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزّمان عجل اللہ کی غیبتِ صغریٰ اور نواب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے...... انہی خصوصیات کی بنا پر بلا خوف و تردید کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک فنِ حدیث میں اصولِ کافی کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔"

کفر کے اُصول اور ارکان

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد دوم صہ ۳۰۸ - قال ابوعبد اللہ علیہ السلام

جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانتے کافر ہے نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی اور بددینی ہے کہ عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا جس کے سبب اِن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے انبیاء علیہم السّلام شرک و کفر اور ہر ایسے اَمر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو جیسے کذب، خیانت، جہل وغیرہا صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروّت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمداً صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

انبیاء بالخصوص ابوالبشر آدم علیہ السّلام کے متعلق روافض کا عقیدہ

بیشتر ازیں کہ میں اصولِ کافی مصدقہ امام غائب کے حوالہ جات پیش کروں اوّل بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی و سرپرست ماہنامہ نور سیّد ظفر حسین کے قلم سے کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل سے بیش کرتا ہوں "یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزّمان عجل اللہ کی غیبتِ صغریٰ اور نواب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے...... انہی خصوصیات کی بنا پر بلا خوف و تردید کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک فنِ حدیث میں اصولِ کافی کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی"

کفر کے اُصول اور ارکان

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد دوم ص۳۰۸ - قال ابوعبد اللہ علیہ السلام

اصول الکفر ثلثه الحرص والاستکبار والحسد فامّا الحرص فان آدم حین نہی عن الشجرۃ حملہ الحرص علیٰ ان اکل منہا و الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لاٰدم فابیٰ وامّا الحسد فابنا آدم حیث قتل احدھما صاحبہ۔

ترجمہ:۔ فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں حرص۔ تکبّر کرنا۔ اور حسد کرنا۔ حرص ہی تو تھی جس نے شجر ممنوعہ سے آدم کو کھانے پر آمادہ کیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تھا جس نے ابلیس کو سجدۂ آدم سے روکا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل کے قتل پر آمادہ کیا۔

غازی:۔ شاباش۔ سَو مرتبہ شاباش۔ خلف الرشید ہوں تو تمہارے جیسے جن کے سینوں میں یارانِ مصطفیٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے متعلق تو آتشِ انتقام بھڑک ہی رہی تھی۔ لیکن تم نے ابوالبشر آدم علیہ السّلام کو بھی ابلیس وقابیل کا رفیق بنا دیا جس کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ آدم علیہ السّلام کا حشر بھی ابلیس وقابیل کے ساتھ ہوگا۔ (معاذ اللہ)

اگر آدم علیہ السّلام گناہ نہ کرتے تو کوئی مومن گناہ نہ کرتا

حیات القلوب جلد اوّل ص۵۸ مصنف ملّاں باقر مجلسی۔ بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر منقول است کہ اگر آدم گناہ نمی کرد، ہیچ مومنے ہرگز گناہ نمی کرد واگر اللہ تعالیٰ توبۂ آدم قبول نمی کرد توبہ ہیچ گناہ گارے را ہرگز قبول نمی کرد۔

ترجمہ:۔ معتبر سند سے حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ اگر آدم علیہ السّلام گناہ نہ کرتے تو کوئی مومن گناہ نہ کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول نہ

فرماتا تو کسی گناہگار کی بھی توبہ قبول نہ فرماتا۔

آدم علیہ السّلام کا گناہ اعلانِ نبوت سے پیشتر تھا

حیات القلوب جلد اوّل صـ۱۱ این از آدم پیش از پیغمبری بود و این نیز گناہ بزرگی نہ بود کہ باں مستحق دخولِ آتش شود بلکہ از گناہ ہائے کوچک بخشندہ شدہ بود کہ بر پیغمبراں جائز است پیش ازاں کہ وحی بر ایشاں نازل شد۔

ترجمہ:۔ یہ گناہ آدم علیہ السّلام سے قبل از نبوت سرزد ہوا تھا اور یہ گناہ کبیرہ نہ تھا جس کی وجہ سے مستحق نار ہو جاتے بلکہ صغیرہ گناہوں سے تھا (اور بخشا گیا) اور صغیرہ گناہ پیغمبروں سے وحی نازل ہونے سے پہلے سرزد ہو سکتا ہے۔

غازی:۔ اصول کافی کی مذکورہ عبارت میں حضرت آدم علیہ السّلام کے گناہ کو اصولِ کفر و ارکانِ کفر سے شمار کیا گیا ہے اور حیات القلوب میں اسی گناہ کو صغیرہ بتایا گیا ہے ان دونوں عبارتوں میں کھلا تضاد ہے اسی قسم کی صورت شیعہ مذہب میں ہر جگہ ہے۔

صحابہ کرام کے متعلق اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ

مشکوٰۃ شریف صـ۵۶۶ عن عبد الرحمن ابن عوف ان النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال ابو بکرؓ فی الجنہ وعمرؓ فی الجنہ وعثمانؓ فی الجنہ وعلیؓ فی الجنہ وطلحہؓ فی الجنہ والزبیرؓ فی الجنہ وعبد الرحمٰن بن عوف فی الجنۃ وسعدؓ بن ابی وقاص فی الجنہ وسعیدؓ بن زید فی الجنہ وابو عبیدہؓ بن الجراح فی الجنہ۔

ترجمہ:۔ عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے ابوبکرؓ جنتی ہے اور عمرؓ جنتی ہے اور عثمانؓ جنتی ہے اور علیؓ جنتی ہے اور طلحہؓ جنتی ہے اور زبیرؓ جنتی ہے اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنتی ہے اور سعدؓ بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعیدؓ بن زید جنتی ہے ابوعبیدہؓ بن الجراح جنتی ہے۔

صحابہ کرام کے متعلق روافض کا عقیدہ

ترجمہ مقبول پارہ ۱۰ سورہ التوبہ صہ ۳۹۵ حاشیہ جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب رسولِ خدا نے غدیرِ خُم کے دن جناب امیرالمومنین کو اپنا قائم مقام کرنا چاہا تو آنحضرتؐ کے سامنے منافقین میں سے سات شخص تھے اور سا توں یہ تھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، ابوعبیدہؓ بن الجراح سالم مولائی ابی حذیفہ مغیرہؓ بن شعبہ اور اُسی وقت عمر نے آنحضرت کی شان میں یہ الفاظ کہے کہ تم اس شخص کی دونوں آنکھیں نہیں دیکھتے؟ (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

شیخین کے ساتھ اہل سنت وجماعت بھی کافر ہیں

حق الیقین فارسی صہ ۵۲۲ مصنفہ ملاں باقر مجلسی پہ یوں مرقوم ہے۔ حضرت علی بن الحسین از آنحضرت پُرسید کہ مرا بر تو حق خدمتے ہست مرا خبر دہ از حال ابوبکر وعمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند ہر کہ ایشاں را دوست دارد کافر است۔

ترجمہ۔ حضرت علی بن حسین نے آنحضرت سے پوچھا تجھ پہ میرا حق خدمت ہے۔ مجھے خبر دو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے حالات کی حضرت نے فرمایا (معاذاللہ) وہ دونوں کافر ہیں اور جو اُن کو دوست رکھے وہ بھی کافر ہے۔

غار تنابی:۔ احباب اہل سنت وجماعت کا خون ملاں باقر مجلسی تبرائی رافضی کی مذکورہ عبارت پڑھ کر فطرتی طور پر گرم ہوگا لیکن میرے دوستو جس قصاب کی تیز دھار چھری نے بیشتر ازیں اپنے گھر کے تمام بزرگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو۔ اسے پڑوسیوں کے رہنماؤں پر کیسے ترس آئے گا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اصحاب ثلاثہ (معاذاللہ) ایسے ویسے ہی تھے جیسا کہ باقر مجلسی نے اپنی تصانیف میں دریدہ دہنی سیاہ باطنی کا ثبوت دیتے ہوئے سیاہ پوشان ماتمیان کے دلوں کو خوش کیا ہے تو پھر میرے چند سوالوں کے جوابات دینا روافض کے ذاکرین ومبلغین بالخصوص مبلغ اعظم کے لیے نہایت ضروری ہے۔

مثلاً ۱۔ صدیق اکبر اگر ایسے ویسے ہی تھے تو پھر ان کی اقتداء میں مولا علیؓ نمازیں کیوں پڑھتے رہے۔ ملاحظہ فرمایئے شیعہ کتب۔ حق الیقین صہ ۱۹۳۔ احتجاج طبرسی صہ ۶۰۔ غزوات حیدری صہ ۶۲۸ ضمیمہ ترجمہ مقبول صہ ۴۱۵ وغیرہ۔

۲۔ اگر صدیق اکبرؓ (معاذاللہ) منافق ہی تھے تو ان کے ہاتھ پر مولا علی نے بیعت کیوں کی۔ رجال کشی صہ ۴۔ غزوات حیدری صہ ۶۰۴۔ احتجاج طبرسی صہ ۵۶۔ شرح نہج البلاغت علی نقی فیض الاسلام مطبوعہ ایران صہ ۱۱۳۔ ترجمہ مقبول صہ ۱۱۸۹۔ کتاب الروضہ یعقوب کلینی صہ ۲۳۹، صہ ۲۲۱، پندرہ روزہ صداقت گوجرہ زیر سرپرستی مولوی محمد اسماعیل ۱۵۔ اپریل ۱۹۵۷ء صہ ۱۰۔

۳۔ اگر اصحاب ثلاثہ (معاذاللہ) منافق ہی تھے تو حضرت علی نے ان کے ساتھ جہاد کیوں نہ کیا۔ جبکہ ترجمہ مقبول صہ ۱۱۱۹ پارہ نمبر ۲۸ سورہ تحریم کے ماتحت حاشیہ پر یوں مرقوم ہے۔ جناب رسول خدا نے کافروں سے جہاد کیا اور جناب علی المرتضیٰ نے منافقین

سے یعنی علی المرتضیٰ نے جہادِ رسول کی تکمیل کی۔

۴۔ اگر اصحاب ثلاثہ نے بقولِ شما مولا علی کی خلافت غصب کی تھی تو غاصبین کے ناموں پر مولا علی نے اپنے فرزندوں کے نام ابوبکر۔ عمر، عثمان کیوں رکھے جو معرکہ کربلا میں شہید ہوئے ارشاد شیخ مفید صہ ۱۶۸ و دیگر شیعہ کتب۔

۵۔ اگر بقول شما خاتونِ جنتؑ نے مولا علی کو وصیت کی تھی کہ اصحابِ ثلاثہ بالخصوص ابوبکر صدیق کو میرے جنازے کی اطلاع نہ دینا تو پھر صدیق اکبر کی بیوی اسماء بنتِ عمیس کو جناب فاطمۃ الزہرا کے غسل و کفن دینے پر مقرر کیوں کیا گیا جلاء العیون اُردو جلد اوّل صہ ۲۲۵۔

۶۔ اگر عائشہ نام اس قدر منحوس ہے جس پہ تبرّہ بازی شیعہ جزو ایمان سمجھتے ہیں تو امام موسیٰ کاظم نے اپنی صاحبزادی کا نام عائشہ کیوں رکھا۔ روافض کی معتبر کتاب ارشاد مفید صہ ۲۹۳۔

۷۔ اگر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بقول شما اسلام کے ساتھ دور کا تعلق بھی نہ تھا تو امام حسنؑ و امام حسینؑ نے ان کے ہاتھوں پہ بیعت کیوں کی۔ رجال کشی صہ ۲۔

۸۔ اگر فاروق اعظم (معاذ اللہ) حضور کے وصال کے بعد مرتد ہی ہو گئے تھے تو مولا علی نے اپنی لختِ جگر اُمّ کلثوم کا نکاح جو خاتونِ جنت کے بطن اطہر سے تھی ان کے ساتھ کیوں کیا۔ تہذیب الاحکام جلد ۲ صہ ۲۳۸، استبصار جلد ۲ صہ ۱۸۶ و دیگر شیعہ کتب۔

اہل سنت و جماعت کا کلمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی

(سچا) معبود نہیں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں۔

روافض کا کلمہ

توضیح المسائل مرتبہ سید زوار حسین ہمدانی فاضل عراق ص۳ ترجمہ مقبول ص۸۶۵ برحاشیہ اصول اسلام اور ہم ص۱ مرتبہ سید مرتضٰی حسین لکھنوی و دیگر شیعہ کتب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ خلیفتہٗ بلا فصلٍ۔

ترجمہ:- اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جناب محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں جناب علی علیہ السّلام اللہ کے ولی ہیں۔ رسول اللہ کے وصی اور خلیفہ بلافصل ہیں۔

تشریح کلمہ روافض | اصولِ اسلام اور ہم کے نام پر سید مرتضےٰ حسین نے ایک کتابچہ مرتب کیا ہے جس کے ص۱ پر مرقوم ہے۔

جو شخص یہ (اہل سنت وجماعت والا) کلمہ پڑھ لے اور اس کو مان لے وہ مسلمان ہے اُس مسلمان کا ہاتھ پاک ہے وہ کلمہ گو بھائی ہے اس کی جان و مال کا تحفظ کیا جائے اُس کے بعد جس نے رسول اللہ کو آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ حضرت علی علیہ السّلام کو وصی رسول اور خلیفہ بلافصل مان لیا وہ مومن ہے اس کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہٗ بلافصل کامل مسلمان وہ ہے جو یہ کلمہ پڑھے۔

غازی:- بقول روافض اگر اہل سنت کا کلمہ ناقص و نامکمل ہے تو یہ اصولی مسئلہ تحقیق طلب ہے جبکہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اعلانِ حق فرمایا تو صحابہ کرام

مولا علی، اُمہات المومنین اہل بیت عظام و دیگر مومنین یہی کلمہ پڑھ کر حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے تھے؟ جبکہ اہل سنت کا کلمہ قرآن سے ثابت ہے اگر ایک مقام پر — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ موجود ہے تو دوسرے مقام پر محمّدٌ رسول اللہ بھی واضح ہے۔

جعفری:- مولانا صاحب آپ نے اپنے کلمہ کا ثبوت قرآن سے تو پیش کر دیا لیکن مشترکہ نہیں۔

غازی:- جعفری صاحب جب فریقین کے مابین یہ اصول کا مسئلہ ہے۔ تو تم بائے بسم اللہ سے لے کر والنّاس کی سین تک اپنا کلمہ جدا جدا ہی دکھا دو اور منہ مانگا انعام حاصل کرو جعفری صاحب ہمارے قرآن مجید میں تو تمہارا کلمہ مروّجہ نظر نہیں آتا البتہ اُس قرآن میں یہ نصِّ جلی مرقوم ہوگا جسے امام العصر لے کر مدّت دراز سے غار میں پوشیدہ ہیں اور تشریف آوری کے لیے حالات کے منتظر ہیں۔

روافض کی کتابوں سے اہل سنت وجماعت کے کلمہ کا ثبوت

اُم المومنین جناب خدیجۃ الکبریٰ جب ایمان لائیں تو آپ نے یہی کلمہ پڑھا تھا۔ چنانچہ روافض کی معتبر کتاب غزواتِ حیدری ترجمہ حملۂ حیدری مطبوعہ لکھنو کے صفحہ ۲۹ پر مرقوم ہے۔

خدیجۃ الکبریٰ کا کلمہ | جب خدیجۃ الکبریٰ نے یہ مژدہ جانفزا سُنا اُسی دم مشرف باسلام ہوئیں اور شربت خوش گوار کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ سے کام و زبان اپنی کو ذائقۂ ایمان بخشا۔

حضورؐ کی مہر نبوت پر مرقوم کلمہ | حیات القلوب جلد ۲ صہ ۳۶ ومُہر پیغمبر کہ درمیان

دوکتف اوست دو سطر نوشتہ است سطر اول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ و سطر دوم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔

ترجمہ:۔ اور نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مُہر جو اُن کے دو کندھوں کے درمیان ہے اُس پر دو سطریں لکھی ہیں۔ پہلی سطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ دوسری سطر محمد رسول اللہ۔

تقدیر کی قلم کا کلمہ | غزواتِ حیدری صہ۹ تب صمدیت جلّ و علاؔ نے وحی کی کہ لکھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمد رسول اللہ ہر گاہ قلم نے یہ نام ذی جاہ سنا کمال جلالت و منزلت اُس کی سے سجدہ میں در آیا۔

بہشتی عَلَم پر کلمہ | حیات القلوب جلد دوم صہ۵۹ و بر آں عَلَم بسفیدی دو سطر نوشتہ بود لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

ترجمہ:۔ اور اس جھنڈے پر سفیدی سے دو سطریں لکھی ہوئی تھیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

براق کی پیشانی پر کلمہ | حیات القلوب جلد ۲ صہ۱۳۷ و درمیان دو دیدہ اش نوشتہ است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔

ترجمہ:۔ اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔

حضورؐ اکرم کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں کا کلمہ

غزواتِ حیدری صہ۶۰ حضور نے ایک اعرابی جو اسلام قبول کرنے کی غرض سے حاضرِ خدمت ہوا فرمایا حضرت فرمود کہ بگو اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہ۔

ترجمہ: حضور اکرمؐ نے فرمایا پڑھ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کے رسول ہیں۔

مصیبت کے وقت مومن کی سپر یہی کلمہ ہے

ترجمہ مقبول حاشیہ صہ۵۱۴ پر مرقوم ہے کہ تفسیر عیاشی اور الخصال میں جناب رسولِ خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اُس کو خدا کے سب سے بڑے نُور میں جگہ ملے گی اُس کے ایمان کی سپر (ڈھال) یہ کلمہ — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

اہل سنت وجماعت کی اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار مرتبہ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دو مرتبہ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ دو مرتبہ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دو مرتبہ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔

ترجمہ:۔ اللہ بہت بڑا ہے چار مرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں دو مرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں دو مرتبہ۔ نماز پڑھنے کے لیے آؤ دو مرتبہ۔ نجات پانے کے لیے آؤ دو مرتبہ۔ اللہ بہت بڑا ہے دو مرتبہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

روافض کی آذان

توضیح المسائل ص۱۲۷ مؤلفہ اختر عباس مدرس جامع المنتظر رجسٹرڈ لاہور علاوہ ازیں نماز شیعہ مع اصول دین ص۲ مرتبہ سید عشمت علی مجتہد العصر خیر اللہ پوری صفحہ مذکور پر مرقوم ہے۔

چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہ۔ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ۔ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ ۔ دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ دو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

ترجمہ۔ خدا بزرگ و برتر ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ علی خدا کا ولی ہے جلدی کرو نماز کے لیے۔ جلدی کرو بہتری کی طرف۔ آؤ نیک عمل کی طرف۔ خدا بزرگ و برتر ہے اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔

فجر کی آذان کے ساتھ | عقیدۂ محدثین روافض کے مطابق صبح کی آذان کے ساتھ تقیۃً الصَّلٰوۃ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہنا جائز ہے۔ دیکھو روافض کی معتبر حدیث کی کتاب مَنْ لا یحضرہ الفقیہ ص۳۰ مؤلف شیخ صدوق جو صحاح اربعہ میں بھی شامل ہے صفحہ مذکور پر مرقوم ہے الصلٰوۃ خَیْرٌ مِنَ النوم مَرَّتین للتقیہ۔

ترجمہ:۔ فجر کی اذان کے ساتھ الصَّلٰوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہنا تقیہ سے جائز ہے۔

غازی:۔ واہ رے تقیّہ تو نے روافض کے بڑے بڑے کام سنوارے ہیں تجھے سینہ میں رکھ کر مولا علیؓ سیدنا صدیق اکبر کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ حق الیقین ص۱۹۳ مصنفہ ملّاں باقر مجلسی۔ پس حضرت امیر المومنین برخاست و مہیائی نماز شد و بمسجد آمد و لپشت سر ابوبکر ایستاد از برائے تقیّہ۔

ترجمہ:۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین (علیؓ) اُٹھے اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکر صدیق کے پیچھے اپنا امام منا تقیّہ کے ساتھ رکھا اور التقیۃُ دینی و دین آبائی لَا دین لِمَنْ لاَ تقیّۃَ لہٗ پر عمل کیا اور حکم فرمایا تقیۃ ہی تو تھا جس کے سہارے مولا علی نے سیدنا صدیق اکبرؓ کے ہاتھوں پر بیعت کی۔

اذان میں علیٌّ ولیُّ اللہ کا اضافہ مفوضہ گروہ کا کارنامہ ہے

روافض کی مستند حدیث کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مؤلفہ شیخ صدوق
جو کتب اربعہ میں شامل ہے صفحہ پر مرقوم ہے۔ قال مصنف ھٰذا الکتب ھٰذا ھو
الاذان الصحیح لایزاد فیہ ولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنھم اللہ
قد وضعوا اخبارًا وزادو فی الاذان محمد وآل محمد خیر البریۃ
مرتین و فی بعض روایاتھم بعد اشھد ان محمدًا رسول اللہ ان
علیاً ولی اللہ مرتین ومنھم من روی بدل ذٰلک اشھد ان علیاً امیر
المومنین حقاً مرتین ولاشک فی انّ علیاً ولی اللہ انہ امیر المومنین حقاً
وان محمدًا والہ خیر البریہ ولکن لیس ذٰلک فی اصل الاذان۔

ترجمہ۔ اس کتاب کے مصنف نے لکھا ہے کہ یہی اصل اذان ہے نہ اس سے زیادہ
کی جائے اور نہ کم مفوضہ گروہ پر خدا لعنت کرے انہوں نے ایسی حدیثیں گھڑیں اور
اذان میں محمد اور آلِ محمد خیر البریہ کو دو مرتبہ زیادہ کر دیا اور بعض روایات میں انہوں
نے علیاً ولی اللہ کو بھی زیادہ کر دیا اور ان کے گروہ میں سے بعض نے اس کے قائم
مقام اِن علیاً امیر المومنین بڑھا دیا اور اس میں شک نہیں کہ حضرت علی ولی اللہ اور
امیر المومنین ہیں اور حضور اور آپ کی آل خیر البریہ ہے لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں اور
اِسی طرح شرح لمعہ جلد اوّل صفحہ ۱۰۶ پر ہے کہ آذان میں ۱۸ کلمات سے بڑھانا اعتقادی
گناہ ہے اور مفوضہ غالیہ فرقہ کی اختراع ہے۔

جعفری۔ مولانا اذان میں ہم جزوِ آذان سمجھ کر علیٌّ ولی اللہ نہیں پڑھتے ویسے
ہی باعثِ برکت سمجھ کر پڑھتے ہیں۔

عاشقی:۔ جعفری صاحب میرا ۲۸ سالہ زندگی کا تجربہ ہے کہ آپ لوگ صبح سے

ہے کہ شام تک اللہ کا نام اگر ایک مرتبہ لیتے ہیں تو سو مرتبہ علی شیر خدا کا وظیفہ کرتے ہو
آپ کی اکثر مساجد کے فرنٹ پر بھی کلمہ کے ساتھ علیؑ ولی اللہ مرقوم ہوتا ہے۔ فریقین
کے عقائد کے مطابق کلمہ اصول دین میں سے ہے بقول سیّد مرتضیٰ حسن لکھنوی اصول
اسلام اور ہم صدا کے مطابق اہل سنت کا کلمہ تو ناقص ہے اور جناب کا کلمہ علیؑ ولی اللہ
کے اضافہ سے مکمل و اکمل ہے اسی اصول کے ماتحت جناب کو ماننا پڑے گا کہ آپ لوگ
اذان میں بھی علیؑ ولی اللہ جزو اذان سمجھ کر پڑھتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت کے اصولِ دین

مشکوٰۃ شریف ص۱۲ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم بُنِیَ الاسلام عَلٰی خمسٍ شہادۃ ان لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ واقام الصَّلٰوۃ وایتاء الزَّکٰوۃ وَالْحج و
صَوْمِ رمضان۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم
نے اسلام کی بنیاد پانچ اصولوں پر رکھی گئی اِس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور یقیناً محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا
اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج اور رمضان کے روزے۔

روافض کے اصولِ دین

توضیح المسائل ص۲ سید زوار حسین فاضل عراق مطبوعہ کتب خانہ شاہ نجف پر مرقوم ہے
جاننا چاہیے کہ اصولِ دین پانچ ہیں (۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت
(۵) قیامت۔

روافض کے فروعِ دین

توضیح المسائل صہ۲۶ فروعِ دین دس۱۰ ہیں۔ نماز۱، روزہ۲، حج۳، زکوٰۃ۴، خمس۵، جہاد۶ امر بالمعروف۷۔ نہی عن المنکر۸۔ تولّی۹، تبرّا۱۰۔

عقیدہ اہل سنت وجماعت کے مطابق مولا علیؓ کی شان

مشکوٰۃ شریف صہ۵۶۴۔ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔

ترجمہ:۔ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف صہ۵۶۴ عن اُم سلمہ قالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلّی اللہ عَلَیہ وسلّم لَا یُحِبُّ عَلِیًّا منافق ولا یُبغِضُہٗ مومن۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ کو منافق محبوب نہ رکھے گا اور مومن ان سے بغض نہ رکھے گا۔

روافض کے عقائد کے مطابق مولا علی کا مقام

روافض کے خاتم المحدثین مُلّاں باقر مجلسی نے اصحاب ثلاثہ کو (معاذ اللہ) ہامان و قارون کا ہم پلہ لکھ کر عاقبت سیاہ کر ہی لی تھی لیکن اس کے زہر آلود بے لگام قلم سے ائمہ اطہار بالخصوص مولا علی خاتونِ جنت و دیگر داعیانِ الی الخیر بھی نہ بچ سکے مجلسی نے خاتونِ جنت کی شادی کا واقعہ قلم بند کرتے ہوئے یوں لب کُشائی کی ہے کہ حضور نے جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بیٹی تمہاری شادی علی ابن ابی طالب سے کر دی جائے تو جناب سیّدہ نے عرض کی اباجان آپ مختارِ کل ہیں لیکن زنانِ قریش سے میں نے یہ سُنا ہے جلاء العیون صہ۱۲۴ مطبوعہ ایران پر مرقوم ہے۔ زنانِ قریش در حق علی می گویند

او مرولیست شکم بزرگ و دستہائے بلند دارد و بندہائے استخوانش گندہ است و پیش سرش مُو ندارد و چشمہائے بزرگ دارد پیوستہ دندانہائش بخندہ کشادہ است و مالی ندارد۔

ترجمہ - جلاء العیون اُردو جلد اوّل صفحہ ۱۸۰ مترجم سید عبدالحسین صفحہ مذکور پر مرقوم ہے زنانِ قریش کہتی ہیں علی بزرگ شکم اور بلند دست ہیں اور بندہائے استخوان گندہ ہیں آگے سر کے بال نہیں آنکھیں بڑی اور ہمیشہ خنداں دہان (یعنی ہنستے رہتے ہیں) اور مفلس ہیں۔

غازی:- یہ ہے اہل بیت کی محبت کے دعویداروں کا خاتونِ جنت کی روحانی تاجدارِ ہل اتیٰ کو خراجِ عقیدت - معاف کرنا اس گئے گزرے دَور میں بھی کسی غریب گھرانے کی لڑکی اپنے ہونے والے خاوند کے متعلق یہ جملے نہیں کہہ سکتی جن کلمات کی نسبت (معاذ اللہ) خاتونِ جنت کی طرف کی گئی ہے۔

دوسری توہین | نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد جب خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرست پر مہاجرین و انصار بیعت کر رہے تھے تو اس واقعہ کو باقر مجلسی نے اپنی معتبر کتاب حق الیقین کے حوالہ سے پیش کیا ہے۔ حق الیقین فارسی صد ۱۶۱ مطبوعہ تہران - سلمان گفت چوں شب شد علی علیہ السّلام فاطمہ را بر دراز گوشی سوار کرد و دست حسنین را گرفت و بخانۂ ہر یک از اہلِ بدر از مہاجرین و انصار رفت و حق امامت و خلافت خود را بیاد ایشاں آورد و طلب یاری از ایشاں کرد اجابت او نہ کردند مگر چہل و چہار کس و بروایت دیگر بیست و چہار نفر پس فرمود کہ اگر درست می گوئید سر ہائے خود را بتراشید و اسلحہ خود را بردارید و با مداد بیائید بنزد من کہ با من بیعت کنید بر موت یعنی تا کشتہ شوید و دست از یاری من برندارید چوں صبح شد بغیر چہار نفر ہیچ یک نیامدند سلمان و ابوذر و

مقداد و عمّار۔

ترجمہ: سلمان نے کہا جب رات ہوئی علی علیہ السّلام نے حضرت فاطمہ کو گدھے
پر سوار کیا اور حسنین کے ہاتھ پکڑے اور بدری صحابہ کرام اور مہاجرین اور انصار
ہر ایک کے دروازے پر گئے اور اپنی امامت اور خلافت کا حق اُن کو یاد دلایا اور
اُن سے مدد طلب کی اُنہوں نے آپ کی بات نہ مانی سوائے ۴۴ ۔ اشخاص کے ۔ اور
ایک دوسری روایت میں ہے چوبیس ۲۴ شخص آپ نے فرمایا اگر تم سچ بولتے ہو تو اپنے
سروں کو مُنڈوالو اور اپنا اسلحہ اُٹھالو اور امداد کے لیے میرے پاس آجاؤ اور تم
میرے ساتھ بیعت علی الموت کرو یعنی اگرچہ تم میری امداد میں قتل کر دیے جاؤ
پھر بھی میری امداد سے پیچھے نہ ہٹو گے جب صبح ہوئی تو سوائے چار شخصوں کے
کوئی بھی نہ آیا اور وہ چار سلمانؓ ، ابوذرؓ ، مقدادؓ ، عمّار تھے ۔ یہ روایت
احتجاج طبرسی اور انوار نعمانیہ میں بھی موجود ہے ۔

اہل سنت و جماعت کے لیے جنت کا راستہ

پارہ ۱۸ سورۃ المومنون ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ لا الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ
صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ہ لا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ہ لا وَالَّذِیْنَ
هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ہ

ترجمہ: بے شک مُراد کو پہنچے ایمان دے جو اپنی نمازوں میں گڑگڑاتے ہیں ۔
اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ زکوٰۃ دینے کا
کام کرتے ہیں ۔

بے نمازوں کا حشر | قیامت کے دن جنتی مجرموں سے پوچھیں گے ۔

پارہ ۲۹ سورہ المدثر۔ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝

ترجمہ ۔باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

غازی:۔ مذکورہ آیات قرآنی سے ثابت ہوا کہ مکمل نماز ہی قرب خداوندی دوزخ سے بچانے اور جنت میں لے جانے کا وسیلہ ہے۔

روافض کے لیے جنت پہنچنے کا واحد راستہ

غازی:۔ ویسے تو شیعہ تمام مذہب ہی خشت اوّل سے لبِ بام تک داستان عجیب ہے لیکن واللہ بعض مسائل ایسے ہیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانے سے بیشتر ضمیر ملامت کرتا ہے وہ ہے منکر روافض تحفۃ العوام سے لے کر تہذیب الاحکام تک اپنی کسی کتاب سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ائمہ معصومین نے یوں ارشاد فرمایا ہو، ہمارے شیعو تمہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس وغیرہ کی پابندی سے جنت الفردوس میں لے جائے گی نہیں۔ اگر فرمایا ہے تو متعہ کی تلقین کی ہے یہ حکم صرف مومنوں تک محدود نہیں بلکہ مومنات کو بھی سختی سے اس پر زندگی میں ایک مرتبہ ہی سہی عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ملاحظہ ہو روافض کی آسان فقہ کی کتاب جو تقریباً ہر شیعہ گھر میں موجود ہوتی ہے۔

تحفۃ العوام صہ ۲۷۳ مؤلفہ سید مظفر حسین مطبع نول کشور لکھنو۔ فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہلِ بہشت سے ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب

نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے۔ مگر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اُس سے متعہ کرے اور مدّت اور مہر معیّن کرے...... جاننا چاہیے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہلِ کتاب یہودیہ اور نصرانیہ سے بھی دُرست ہے۔

اہلِ سنت وجماعت کا جہاد کفّار ومشرکین کے ساتھ

پارہ ۱۰ سورۃ توبہ یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ۔

ترجمہ:۔ اے غیب کی خبریں دینے والے نبیؐ جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پہ اور اُن پہ سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

مشکوٰۃ شریف ص۳۳۲ ۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قَالَ مَنْ رضی باللّٰہ ربًّا وبالاسلام دینًا وبِمحمد رسولاً وجبت له الجنة فعجب لها ابوسعید فقال اَعِدْهَا عَلَیَّ یارسول اللّٰہ فاعادها عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخرٰی یرفع اللّٰہ بِها العبد مائة درجة فی الجنة مابین کل دَرَجَتَیْنِ کما بَیْنَ السّماء والارض قال وما هی یارسول اللّٰہ قَالَ الجهاد فی سبیل اللّٰہ الجهاد فی سبیل اللّٰہ الجهاد فی سبیل اللّٰہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت پر راضی ہوا اور دین اسلام پر راضی ہوا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت پر راضی ہوا اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی۔ تو اس پر حضرت ابوسعید نے تعجب کیا اور عرض کی مجھے دوبارہ بیان فرمائیے پس آپ نے دوبارہ بیان فرمایا اور پھر فرمایا ایک اور فضیلت ہے جس سے اللہ تعالیٰ بندہ کے لیے سَو درجہ بلند فرماتا

ہے اور ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان۔ ابوسعید نے پوچھا وہ کونسا عمل ہے یارسول اللہ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ۔

غازی:۔ اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق جہاد تا قیام قیامت جاری رہے گا۔

روافض کے عقائد کے مطابق جہاد متروک ہے

نماز شیعہ مع اصول دین صہ جہاد راہ خدا میں امام وقت کے ہمراہ کفار سے جارحانہ جنگ کرنا مگر اِس وقت چونکہ امام غائب ہیں اس لیے جہاد ساقط ہے۔

روافض کے عقائد کے مطابق جہاد اکبر جاری ہے

تحفۃ العوام صہ ۲۷۳ میں منقول ہے کہ فرمایا ہر گاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا ہے کہ راہ خدا میں اس نے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے جب مجامعت کرے تو گناہ اس کے گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے جب غُسل کرے گناہ سے پاک ہوتا ہے۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ازواج مطہرات کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ

پارہ ۲۱ سورہ الاحزاب۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ۔

ترجمہ:۔ یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں۔

پارہ ۲۲ سورہ الاحزاب۔ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ط

ترجمہ:۔ اور نہ یہ کہ اُن کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو۔

پارہ ۲۲ سورہ الاحزاب۔ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

ترجمہ:۔ اے نبیؐ کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

مشکوٰۃ شریف صـ۵۷۳ عن عائشہ ان جبریل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذا زوجتک فی الدنیا والآخرۃ۔

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام اُن کی صورت ایک ریشمی سبز رنگ کے کپڑے میں حضور کے پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کی بیوی دنیا اور آخرت میں ہے۔

مشکوٰۃ شریف صـ۵۷۳ عن ابی موسیٰ قال ما اشتکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علماً۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں ہم اصحاب رسول پر جس حدیث کا سمجھنا مشکل ہو جاتا تو ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے تو اُن سے اس حدیث کا علم پالیتے۔

حضورؐ کی ازواجِ مطہرات کے متعلق روافض کا عقیدہ

عین الحیٰوۃ صـ۵۹۹ مصنفہ ملاں باقر مجلسی مطبوعہ ایران پر مرقوم ہے بسند معتبر منقول است حضرت امام جعفر صادق از جائے نماز خود برنمی برخاستند تا آں چہار ملعون وچہار ملعونہ را لعنت نمی کردند پس باید بعد از ہر نماز بگوید اللّٰھُمَّ العن ابابکر وعمر وعثمان ومعاویہ وعائشہ وحفصہ وھند وام الحکم۔

ترجمہ: معتبر سند سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق نماز سے فارغ ہو کر اُس وقت تک مصلّے سے نہ اُٹھتے تھے جب تک چار لعنتی مردوں اور چار لعنتی عورتوں پر لعنت نہ کر لیتے۔ پس چاہیے کہ ہر شخص اپنی نماز کے بعد کہے اے اللہ تو لعنت فرما ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور معاویہ رضؓ اور عائشہ رضؓ اور حفصہؓ اور ہند اور اُم الحکم پر (معاذ اللہ)

کیا واقعی امام جعفر صادق اُمہات المومنین پر تبرّہ کیا کرتے تھے؟

ھٰذا بُہتَانٌ عظیمٌ۔ یہ حضرات یہ چھوٹے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پر بہتان عظیم ہے۔ ایک طرف تو امام جعفر صادق رضؓ اپنے بزرگوں کے متعلق روافض کی معتبر کتاب مُنتخب التواریخ مؤلفہ محمد ہاشم خراسانی صد ۲۶۳ پر یہ تحریر کرتے ہیں۔ واما نسب شریف آن بزرگوار والدِ ماجد حضرت امام محمد باقر والدہ ماجدہ اُم فروہ و در اصولِ کافی وغیر آں کتب معتبرا ست کہ اُم فروہ بنتِ قاسم بن محمد ابوبکر صدیق بُود و والدہ ام فروہ اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر بود و در عمدۃ المطالب است کہ حضرت صادق فرمودند وَلَدَنی ابوبکر مرتین ویقال لہٗ عمود الشرف۔

ترجمہ:۔ اور حضرت امام جعفر صادق کا نسب شریف یہ ہے کہ اُن کے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر والد ماجد اُم فروہ اور اصول کافی اور دوسری معتبر کتابوں میں ہے کہ اُم فروہ قاسم کی بیٹی محمد کی پوتی ابوبکر صدیقؓ کی پڑپوتی تھی اُم فروہ کی والدہ اسماء عبدالرحمٰن کی بیٹی صدیق اکبرؓ کی پوتی تھی اور عمدۃ المطالب میں ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر میرے دو لحاظ سے باپ ہیں اور اُن کو شرافت کا ستون کہا گیا۔

مقامِ غور | کیا واقعی امام جعفر صادق سے یہ توقع کی جاسکتی ہے جسے معصوم عن الخطا بھی سمجھا جاتا ہو وہ سیدنا صدیق اکبر اور ان کی صاحبزادی ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق محبوبہ محبوبِ خدا پر خود تبرّہ کریں اور اپنے شیعوں کو تبرّہ کرنے کا حکم دیں یہ تو کسی بد باطن انسان سے بھی توقع نہیں کی جاسکتی کہ

وہ اپنے اسلاف پر ہر نماز کے ساتھ لعنت کرے اسے تو سبائی مشینری کی گستاخانہ جسارت ہی کہا جائے گا جس نے مسلمانانِ عالم کا شیرازہ بکھیر کر وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ کی سند حاصل کی ہے۔

خلف الرّشید ہوں تو ایسے

غازی:- یہ ہے بزعمِ خویش مومنین کہلانے والوں اور اصحاب ثلاثہ کو غاصبینِ خلافت سمجھ کر ان کے پیروکاروں اہل سنت وجماعت کو گمراہ سمجھتے ہوئے اُمہات المومنین پر تبرّہ بازی کرنے والے روافض کا عقیدہ خلف الرّشید ہوں تو ایسے مذہب ہو تو شیعہ جو ازواج مطہرات پر تبرّہ بازی اصولِ دین سمجھے۔ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تو یہ فرمان ہو کہ تمہاری ماؤں کے قدموں کے تحت جنت ہے اور رافضی اُن ماؤں پہ تبرّہ بازی عینِ ایمان سمجھے جن کے ساتھ اُمتوں کے نکاح حرام ہوں۔ جن کو قرآن کریم نے دنیا کی بے مثال عورتوں میں شمار کیا ہو اولاد ہو تو ایسی جسے ماؤں کے حق میں دعا کرنے کا حکم ہو اور وہ دَم دَم کے ساتھ تبرّہ بازی کرے۔ کیا ایسے مومنین کے لیے جنت و دوزخ کے راستے کا تعیّن باقی رہ گیا ہے؟ نہیں ایسے مومنین تو سیدھے جہنم کو جائیں گے۔ اہل سنت کے عقائد کے مطابق جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ کا حجرہ پاک جس میں غایتِ کائنات محبوبِ ربّ عرش آرام فرما ہیں وہ مقامِ جنت سے بھی اعلیٰ و افضل ہے لیکن گنبد خضریٰ کے متعلق اعلیٰ حضرت کی عقیدت پیش کی جاتی ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اہل سنت وجماعت کی فقہ

دو بہنوں کو یک وقت نکاح میں لانا حرام ہے نیز پھوپھی کے ساتھ بھتیجی اور خالہ کے ساتھ بھانجی کو جمع کرنا بھی حرام ہے یہ مسئلہ قرآن مجید کی نص قطعی اور حدیث شریف سے ثابت ہے۔ پارہ ۴ سورۃ النساء وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۙ اور حرام ہے دو بہنوں کو اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ترجمہ اعلیٰ حضرت حاشیہ تفسیر مولانا نعیم الدین مراد آبادی ص۹۶ پر مرقوم ہے۔ حدیث شریف میں پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا حرام فرمایا گیا ہے نیز فتاوی رضویہ جلد پنجم ص۱۳۱ پر تحریر ہے۔

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارہ میں کہ زید نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا۔ ہنوز ہندہ اس کے گھر میں موجود ہے کہ ہندہ کی دوسری بہن سے بھی زید نے نکاح کر لیا اور دونوں عورتیں اس کے گھر میں موجود ہیں کسی کو طلاق نہیں دی ہے وہ دونوں بہنیں زید پر حلال ہیں یا حرام اور دونوں بہنیں ایک بطن سے ہیں۔

الجواب:۔ صورت مذکورہ میں زید کا اپنی سالی سے نکاح قطعی حرام ہوا۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً اسے چھوڑ دے۔ پھر اگر سالی کے ساتھ صحبت نہیں کی جب تو ہندہ اس کے لیے حلال ہے اور اگر اس سے صحبت کر لی تو اب اپنی منکوحہ ہندہ کے پاس جانا بھی حرام ہو گیا جب تک سالی کو چھوڑ کر اس کی عدت نہ گزر جائے۔ اس کے بعد ہندہ کو ہاتھ لگانا جائز ہوگا۔

عقیدۂ اہل سنت وجماعت کے مطابق بغیر وضو نماز جنازہ جائز نہیں

فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صہ پر مرقوم ہے ۔

جنازہ کی نماز مثل اور سب نمازوں کے بغیر طہارت کے ہر گز نہیں ہوتی ، اور پڑھنے والے سب گنا ہگار ہوئے اور انہوں نے بہت بُرا کیا اور ان کی نماز ہر گز ادا نہ ہوئی نماز جنازہ میں صرف طہارتِ امام شرط ہونے کے یہ معنی ہیں اگر ایسا ہو جب بھی اُس میت کی نمازِ جنازہ ادا ہو جائے گی اور وہ فرض کفایہ ساقط ہو جائے گا جب کہ امام طاہر تھا تو اُس کی نماز صحیح ہوگی اِس فرض کے ادا کو اتنا کافی ہے کہ اس میں جماعت شرط نہیں یہ معنی نہیں فقط طہارت امام صحت نماز مقیدیان کے لیے بھی کفایت کرتی ہے ۔ مقتدیوں کو بے طہارت پڑھ لینی جائز ہے ؟ یہ محض جہالت فاحشہ ہے جس نے یہ فتویٰ دیا بیہودہ دیا وہ شرعاً تعزیر دیے جانے کے قابل ہے کہ جاہل کو مفتی بننا حرام ہے ۔

روافض کی فقہ

عقیدۂ روافض کے مطابق بیک وقت ایک مرد دو بہنوں بیوی کی بھتیجی اور سالی کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے جو صریحاً قرآن کے خلاف اور کھلی بے حیائی ہے چنانچہ شیعوں کی معتبر آسان فقہ کی کتاب توضیح المسائل کے اَوراق گواہ ہیں ۔

توضیح المسائل مرتبہ سید زوّار حسین فاضل عراق صہ ۴۳۵ ایضاً علل الشرائع صہ ۱ پر مرقوم ہے کوئی (مرد) اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بہن یا بھائی کی لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا البتہ اگر اپنی بیوی کی اجازت لیے بغیر ان سے نکاح کر لے اور عقد کے بعد بیوی کہہ دے کہ میں اِس عقد پر راضی ہوں تو پھر عقد صحیح

ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

غازی:۔ گویا ارشاد خداوندی چھوڑ کر دوسری بہن کو نکاح میں لانا بیوی کی سوا بدید پر رکھا گیا ہے حضرات اب یہ کونسی ضعیف حدیث ہے جس کا راوی کاذب ہے جسے چھوڑ کر تقیہ کے دروازے کے راستے ذاکرین شیعہ کو فرار ہونے کا موقع مل جائے گا گویا ارشاد باری تعالیٰ کے مقابلہ میں محبوبہ بیوی کی رائے کو مقدم رکھا گیا ہے۔ خدا کی قسم جو بات دیکھی نرالی اور جو مسئلہ دیکھا انوکھا۔ اِس مقام پر ایک لطیفہ ملاحظہ فرمایئے ایک جولاہا تانی کھینچ کر پاس ہی درخت کے سایہ بیٹھا زار و قطار رو رہا تھا کسی دانشور راہگیر نے پوچھا بابا کیا بات ہے کوئی تار بگڑ گئی ہے جب کہ زار و قطار رو رہے ہو۔ جولاہا بولا میاں جی تارین گانٹھنا تو ہمارا پیشہ ہے مکمل تانی ہی بگڑ چکی ہے جبھی رو رہا ہو۔

حضرات:۔ اگر یہ لوگ سواد اعظم مذہب مہذّب اہل سنت وجماعت سے فروعی مسائل ہیں مختلف ہوتے جب بھی کوئی بات تھی یہاں تو بائے بسم اللہ سے لے کر والناس کے سین تک اصول و فروع بلکہ نشست و برخاست تک ہماری ان کے ساتھ کوئی مشارکت نہیں۔

عقیدۂ روافض کے مطابق جُنبی شخص نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے

بزعم خویش ناجی فرقہ شیعہ اور پاک مذہب کے پاک مسئلے ملاحظہ فرمائیں:۔
تحفتہ العوام صہ ۲ مؤلفہ سیّد ظفر حسین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ مذکورہ پر یوں گل افشانی

کی گئی ہے۔
اور اس نماز جنازہ میں طہارت شرط نہیں ہے جنُب و حائض بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں۔

روافض کا محبوب مشغلہ

روافض کے خاتم المحدثین ملاں باقر مجلسی نے اپنی مشہور رفقہ کی کتاب حلیۃ المتقین میں شیعانِ حیدر کرار کو حضرت امام موسیٰ کی معرفت یوں ارشاد فرمایا ہے۔
حلیۃ المتقین ص۱۲۱ از حضرت امام موسیٰ پرسیدند اگر کسی فرج زن را ببوسد چوں است فرمود باکی نیست۔
ترجمہ:۔ حضرت امام موسیٰ سے کسی (رافضی) نے مسئلہ پوچھا اگر کوئی مومن اپنی عورت کی شرم گاہ کو بوسہ تو کیسا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

روافض کے ہاں وطی فی الدُبر بھی جائز ہے

شیعہ حضرات کی معتبر حدیث کی کتاب استبصار مولفہ شیخ ابو جعفر محمد بن طوسی نے جلد ثانی ص۱۳۰ پر شیعانِ حیدر کرار کو یوں ارشاد فرمایا ہے۔
عن احمد بن محمد عن حماد بن عثمان عبد اللہ بن ابی یعفور قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المرأۃ فی دُبرھا قَالَ لا باس بہ
ترجمہ:۔ احمد بن محمد نے حماد بن عثمان نے عبد اللہ بن ابی یعفور سے روایت کیا کہتے ہیں میں نے ابو عبد اللہ۔ امام جعفر صادق سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی عورت سے لواطت کرتا ہے (جائز ہے یا نہیں) تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں (یعنی جائز ہے)

روافض کے ہاں مستعار فرج دینا بھی جائز ہے۔

کتاب استبصار جلد ثانی صـ۵۱ الحسین بن سعید عن فضالۃ بن ایوب عن اَبان بن عثمان عن الحسین العطار قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن عاریۃ الفرج قال لا باس بہ۔

ترجمہ:۔ حسین بن سعید نے فضالہ بن ایوب سے اور اس نے ابان بن عثمان سے اور اس نے حسین عطار سے روایت کیا کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عاریۃ الفرج (یعنی کسی دوسرے سے فرج مانگنا) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں (یعنی جائز ہے) عیش کرو اور مزے اڑاؤ

عقیدہ اہل سنت وجماعت کے مطابق نکاح متعہ حرام ہے۔

پارہ ۱۸ سورہ المومنون۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

غازی:۔ خداوند قدوس کے فرمان کے مطابق نکاح اور شرعی باندیوں کے علاوہ ہاتھ سے قضائے شہوت۔ زنا۔ متعہ۔ سب حرام ہیں۔

بخاری شریف جلد ثانی صـ۷۶۷ مالک بن اسماعیل قال حدثنا ابن عیینہ انہ سمع الزہری، یقول اخبرنی الحسن ابن محمد بن علی واخوہ عبداللہ عن ابیہما ان علیاً قال

لابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیٰ عن المتعۃ وعن لحوم الحمر والاھلیۃ زمن خیبر۔

ترجمہ :۔ مالک بن اسماعیل ابن عیینہ زہری حسن بن محمد بن علی اور اس کے بھائی عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے ابن عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جنگ خیبر میں نکاح متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

روافض کے ہاں متعہ صرف جائز و حلال ہی نہیں بلکہ جنت کا ٹکٹ ہے قارئین حضرات کو متعہ کے فضائل و درجات سننے سے پیشتر اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہوگا روافض کے علامہ مجلسی نے رسالہ متعہ کے نام سے فارسی زبان میں ایک کتابچہ مرتب کیا تھا جس کا اردو ترجمہ مولوی سید محمد جعفر اثنا عشری نے عجالہ حسنہ کے نام سے مومنین اور شائقین متعہ کی آسانی کے لئے مطبع اثنا عشری دہلی سے شائع کیا جس کے مندرجہ صفحات پر طویل داستانِ متعہ مرقوم ہے جذبات کو قابو میں رکھیئے پڑھیے اور لطف اٹھایئے۔

عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ ص ۱۵ حضرات سلمان فارسی منداد ابن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے وہ مرد جس نے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کے لئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب دونوں اپنی خلوت گاہ کی طرف نکلتے ہیں وہ ان کی حفاظت کرتا ہے دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو ان کی انگلیوں سے ان کے

گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونوں جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے وہ دونوں عیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگارِ عالم ہر لذت و شہوت کے ساتھ ان کے نامۂ اعمال میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب فرماتا ہے کہ میرے ان بندوں کو دیکھو جو اُٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ رہو میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔ ان کے جسم سے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا، کہ دونوں کے لئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیئے جاتے ہیں اور دس دس گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ان کے مراتب دس دس درجہ بلند کر دیئے جاتے ہیں

راویان حدیث :- یہی روایت جناب سلمان فارسی وغیرہ بیان کرتے ہیں۔ کہ امیر المومنین علی اٹھے اور عرض کیا یا حضرت میں آپ کی تصدیق کرنے والا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کارِ خیر میں سعی کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اس کا ثواب متعہ کرنے والوں کے ثواب کے مانند ہے پھر جناب امیر نے عرض کیا متعہ کرنے والوں کا کیا ثواب ہے۔

متمتع اور ممتوعہ کے مستعمل پانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں

حضرت نے فرمایا وہ لوگ فارغ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس

ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثواب قیامت تک دونوں کو پہنچتا ہے یہ سن کر جناب امیر نے فرمایا جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں ۔

تین مرتبہ متعہ کرنے والے کو مولا مشکل کشا کا درجہ مل جاتا ہے

روافض کی معتبر تفسیر قرآن جسے ملاں فتح اللہ کاشانی نے شیعانِ حیدر کرار کے لئے مرتب فرماکر ڈگریاں تقسیم کی ہیں اور آتش جہنم کا کھٹکا ہی ختم کر دیا ہے ملاحظہ فرمایئے اور لطف اٹھایئے ۔

تفسیر منہج الصادقین صد ۴۸۱ و تفسیر خلاصۃ المنہج مرتبہ فتح اللہ کاشانی صد ۱۰۲

ہر کہ یک بار متعہ کند درجہ او چوں درجۂ امام حسین باشد و ہر کہ دو بار متعہ کند درجۂ او چوں درجۂ امام حسن باشد و ہر کہ سہ بار متعہ کند درجۂ او چوں درجۂ علی مرتضیٰ باشد و ہر کہ چہار بار متعہ کند درجۂ او چوں درجہ من باشد ۔

ترجمہ :۔ جو شخص ایک بار متعہ کرے اس کا درجہ امام حسین کا اور جو شخص دو مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ امام حسن کا اور جو شخص تین مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ مولا علی کا ہو گا اور جو شخص چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ میرے درجہ کی طرح ہو گا (یعنی رسول اللہ کا درجہ) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد ۔

غازی :۔ مذکورہ حوالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے قارئین حضرات توجہ فرمائیں کہ نماز، روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ دیگر احکامات خداوندی پر عمل کرنے سے اتنے مدراج نہیں ملتے لیکن متعہ جیسے فعل حرام کو اپنانے سے ان گنت امام حسنؓ کے درجہ کو پہنچ جائیں سینکڑوں امام حسینؓ کا مرتبہ پائیں اور لاکھوں علیؓ مولا کہلائیں

اور کروڑوں نبی بن جائیں یہ ہیں پاک مذہب کے پاکیزہ مسائل۔ شرم۔ شرم شرم
تفسیر خلاصتہ المنہج :- میں نے جب یہ کتاب خریدی تو بائع سے میری گفتگو
ان الفاظ میں ہوئی میں نے کہا جعفری صاحب آپ لوگ بھی متعہ کے قائل ہیں اس
نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ مولانا صاحب مثلاً میں کچھ عرصہ کے لئے برطانیہ چلا
جاؤں اور وہاں سے دو تین سال مجھے گھر آنے کا موقع نہ ملے تو اضطراری حالت
میں وہاں کسی عورت کے ساتھ شرائط طے کر کے متعہ کر لوں تو اس میں کوئی حرج
نہیں یہی تو عین اسلام ہے انسان زنا جیسے کبیرگناہ سے بچ جاتا ہے میں نے کہا
جعفری صاحب معاف کرنا پیچھے اگر بیگم صاحبہ کی طبیعت ناساز ہو جائے تو پھر
وہ کیا کرے یہ سن کر جعفری صاحب چونک پڑے اور کہنے لگے آپ کتاب خریدنے
کے لئے آئے ہیں یا مناظرہ کرنے کے لئے میں نے کہا جناب یک صد چالیس روپے آپ
کو صرف اسی حوالہ کا دے رہا ہوں ورنہ یہ کتاب میرے کس کام کی ہے۔ آج کل مذکورہ
کتاب پانچ صد روپے میں بھی نایاب ہے۔

امام مہدی کے متعلق اہل سنت وجماعت کا عقیدہ

مشکوٰۃ شریف ص۴۷ باب شرائط الساعۃ۔ قَالَ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
لَا تَذْهَبُ الدُّنیا حتّی یملك العرب رجل من اهل بیتی یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ
اِسمی قال لو لم یبق من الدنیا اِلَّا یَوْمٌ لطول اللہ ذٰلك الیوم
حتی یبعث اللہ فیہ رجلا مِنّی او من اهل بیتی یُوَاطِئُ اسمهٗ
اِسمی واسمُ ابیهِ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً
ترجمہ، فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آخری زمانہ میں میری اولاد

سے ایک شخص آئے گا جو تمام عرب کا والی بنے گا اگرچہ دنیا کی بقا ایک دن ہی ہو گی تو اس دن کو اللہ تعالیٰ لمبا فرمائے گا اور اس میں میری اہل بیت سے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جس کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے ساتھ ملتا ہو گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جب کہ پہلے ظلم و ستم سے بھرپور ہو گی۔

امام مہدیؑ کے متعلق روافض کا عقیدہ

توضیح المسائل مرتبہ سید زوار حسن ہمدانی ص۱۷ پر مرقوم ہے۔ بارہویں امام آخر زمان کا اسم مبارک حضرت محمد صاحب العصر و الزمان علیہ اسلام کنیت ابوالقاسم والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت حسن عسکری والدہ ماجدہ کا اسم شریف نرجس خاتون ہے آپ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ ہجری پیدا ہوئے آپ پانچ سات برس کے تھے کہ غیبت صغریٰ ہوئی اور آپ کی عمر شریف ۷۴ برس کی ہوئی تو آپ نے بامر پروردگار غیبت کبریٰ اختیار کر لی اور عمر اور مدت امامت کا علم خدائے دو جہاں بہتر جانتا ہے آپ آخری امام ہیں اور قیامت نہیں آسکتی مگر آپ کے ظہور کے بعد اگر ایک ہی دن کیوں نہ ہو۔

دربارہ اقتدار ائمہ روافض کے متعلق ایک مضحکہ خیز حکایت

روافض کی معتبر کتاب اصول کافی جو مصدقہ امام غائب بھی ہے الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اول ص۴۸۵ پر مرقوم ہے۔

عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یا ثابت ان اللہ تبارک و تعالیٰ وقت ھذا الامر فی سبعین فلما ان قتل الحسین

علیہ السلام اشتد غضب اللہ علیٰ اھل الارض تاخرۃ الیٰ اربعین ومائۃ فحدثناکم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللہ بعد ذلک وقتا عندنا ویمحوا اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب قال ابو حمزہ بذلک ابا عبد اللہ علیہ السلام فقال قد کان ذلک۔

ترجمہ :۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ اسلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت اللہ نے ہمارے شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت ائمہ کا زمانہ ۷۰ھ کو متعین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ اسلام شہید کر دیئے گئے اور خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ھ تک پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو تم نے نشر کر دیا۔ ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو اس کے بعد خدا نے کوئی وقت متعین نہ کیا اور جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابو حمزہ نے کہا میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ اسلام سے بیان کی آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

غازی :۔ حضرت امام منتظر کے متعلق روافض کا یہ عقیدہ کہ نظامِ کائنات انہیں کے دستِ قدرت میں ہے۔ معاف کرنا آپ کی زیرِ صدارت ہی عالم اسلام میں شعائر اللہ کی بے حرمتی ہو رہی ہے آپ کی آنکھوں کے سامنے حوا کی بیٹیاں بے پردہ بھیڑوں کی طرح بازاروں میں پھرتی ہیں جناب کی موجودگی میں ہمارا دایاں بازو مشرقی پاکستان کٹ گیا آج پاکستانیوں کی کمریں منہگائی نے توڑ دی ہیں۔ راقم الحروف غازی معہ احباب اہل سنت ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں خدا را سرکار

تشریف لائیے اور مسلمانانِ عالم کی ڈوبتی ہوئی دنیا کو کنارے لگا یئے بصورت دیگر ایک پنجابی شاعر کا شعر قابل داد ہے۔ ؎

جاں کھینتی دا اکھ نہ رہیا نہ ٹکا ٹھہریا
کس کم دھپ سکاون والی کس گن بدل دا رہیا۔

خلافت راشدہ کے متعلق اہل سنت وجماعت کا عقیدہ

پارہ ۱۸ سورہ نور۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا اور وہ ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

تفسیر۔ مولانا مفتی احمد یار خاں گوجراتی صد ۵۶۹ اس سے معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین صالحین متقی ہیں کیونکہ خلافت دینے کا وعدہ متقیوں سے ہے اور انہیں رب تعالیٰ نے خلافت دی تو معلوم ہوا کہ وہ اس کے اہل تھے۔ چنانچہ رب نے یہ وعدہ پورا فرمایا کہ عہدِ صدیقی و فاروقی میں روم و فارس کے ملک فتح

ہوئے اور مشرق و مغرب میں اسلام پھیل گیا عہد صدیقی دو برس تین ماہ خلافت فاروقی دس سال چھ ماہ اور خلافت عثمانی بارہ سال اور خلافت حیدری چار سال نو ماہ اور امام حسن کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔

غازی :۔ اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق خلافت منصوص بالعلم نہیں بلکہ منصوص بالصفات اور موعود بالایمان ہے جس کا ظاہری سبب اجماع ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین میں کسی کا نام لے کر مخصوص طور پر اس کی خلافت کا اعلان قرآن کریم میں نہیں کیا گیا نہ جناب سیدنا صدیق اکبر، عمر فاروق اور نہ ہی عثمان غنی و حیدر کرار رضی اللہ عنہم کا بلکہ صرف منصب ایمان اور اعمال صالحہ پر خلافت کو صالحین پر منصوص اور موعود کیا گیا ہے جس کو اجماع نے ظاہر کر دیا ہے لہذا خلافت منصوص و موعود بالصفات ہے

امامت و خلافت کے متعلق روافض کا عقیدہ

اصول الشرعیہ فی عقائد الشیعہ ص ۴۲۱ مرتبہ شیخ محمد حسین مجتہد العصر سرگودھا

(ا) مؤلف مذکور رقم طراز ہے کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پیغمبر اسلام کے بعد ان کی مسند کا صحیح وارث خلیفہ جانشین اور اپنا ہادی دنیا و دین حضرت امیر المومنین (مولا علی) اور ان کی اولاد امجاد میں سے گیارہ ائمہ طاہرین کو جانتے ہیں اور بوجہ عصمت ان کی اطاعت مطلقہ کو واجب اور باعث نجات اور مخالفت کو موجب ہلاکت کو نین جانتے ہیں اور ان کے مخالفین کو اس منصب جلیل کا نااہل اور مقام اہل بیت رض کا غاصب سمجھتے ہیں۔

(ب) توضیح المسائل مرتبہ سید زوار حسین ہمدانی ص ۱۳ مخفی نہ رہے کہ جو

دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری وساری ہے کیونکہ ولایت مطلقہ اور نصب امام اللہ کی جانب سے دین خاتم النبین کے باقی رہنے کے لئے اور اللہ کی حجت کے بندوں پر تمام ہونے کے لئے اور احکام الہی کے بیان کے لئے ضروری ہے اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بندوں میں سے چاہے نبوت اور رسالت کے لئے جلیل القدر عہدہ کے لئے منتخب کرے اسی طرح امامت کے معاملہ میں کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جسے چاہتا ہے اپنے نبی کے ذریعہ محافظِ دین متعین کر لیتا ہے۔

غازی :۔ حضرات عقیدہ روافض کے مطابق ائمہ اثنا عشر منصوص من اللہ اور معصوم عن الخطا بھی ہیں ان کے ہاں یہ مسلمہ اصولِ دین میں سے ہے جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس مختصر رسالہ میں اس مسئلہ پر بحث کی گنجائش تو نہیں لیکن پھر بھی مسئلہ امامت و خلافت کے بارے میں شیعہ محدثین و مورخین نے جو شبہات پیدا کر رکھے ہیں ان کا محاسبہ عقلی نقلی دلائل سے ضروری سمجھتا ہوں پیشتر ازیں شجرہ اولاد ائمہ اثنا عشر پیش کیا جاتا ہے جس کے مطالعہ سے یہ مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائیگا

شجرہ اولاد ائمہ اثنا عشر بحوالہ ارشاد شیخ مفید مطبوعہ تہران

نمبر شمار	اسماء پاک	تعداد فرزندان	تعداد امام
۱	حضرت علی کرم اللہ وجہہ شریف	۱۲ بیٹے	صرف دو امام
۲	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۸ بیٹے	کوئی امام نہیں
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۴ بیٹے	صرف ایک امام

۴	حضرت امام زین العابدینؓ	۱۱ بیٹے	صرف ایک امام
۵	حضرت امام محمد باقرؓ	۵ بیٹے	؍؍ ؍؍ ؍؍
۶	حضرت امام جعفر صادقؓ	۷ بیٹے	؍؍ ؍؍ ؍؍
۷	حضرت امام موسیٰ کاظمؓ	۱۹ بیٹے	؍؍ ؍؍ ؍؍
۸	حضرت امام علی رضاؓ	ایک بیٹا	وہی امام
۹	حضرت امام محمد تقیؓ	۲ بیٹے	صرف ایک امام
۱۰	حضرت امام علی نقیؓ	۴ بیٹے	؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۱	حضرت امام حسن عسکریؓ	ایک بیٹا	وہی امام

۱۲۔ حضرت امام محمد مہدی صاحب العصر والزمان ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور مولا علی کا جمع کردہ قرآن بغل میں دبائے غائب ہو گئے بحوالہ یعقوب کلینی ترجمہ مقبول و دیگر شیعہ کتب۔

شجرہ مذکورہ بالا بنظرِ غور دیکھنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ائمہ اثنا عشر کے صاحبزادگان کی تعداد مجموعی طور پر بحوالہ شیعہ کتب ارشاد شیخ مفید چوہتر ۷۴ ہے ان میں سے بارہ ۱۲ ہستیوں کا انتخاب کس نے کیا۔ کہاں مرقوم ہے ہمارے اہل سنت و جماعت کے قرآن میں تو اِن کے اسمائے گرامی موجود نہیں۔ نیز دیگر باسٹھ فرزندان ائمہ کو معصومیت و امامت سے کس اصول کے مطابق محروم رکھا گیا ہے۔

جعفری:۔ مولانا صاحب جناب یعقوب علیہ اسلام کے بارہ ۱۲ فرزند تھے ان میں سے صرف ایک یوسف علیہ اسلام ہی نبی تھے اسی اصول کے مطابق رب کریم جسے چاہے منتخب فرمالے آپ کو ائمہ اطہار کے انتخاب پر کیوں اعتراض ہے۔

غازی :۔ جعفری صاحب جناب یوسف علیہ اسلام کا اسم پاک تو قرآن کریم کی نص قطعی سے ثابت ہے تم بارہ اماموں میں مولا علی رضؓ شیر خدا سے لے کر امام مہدی تک ایک ہی امام صاحب کا نام نص قطعی قرآن سے دکھادو تو منہ مانگا انعام حاصل کرو۔

ائمہ اثنا عشر کے درجات انبیائے کرام سے بلند و بالا ہیں

روافض کے اعتقادات کے مطابق ائمہ اطہار صرف منصوص و معصوم ہی نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کونین میں درجات و مراتب کے لحاظ سے ائمہ اثنا عشر کا درجہ ہے گویا بارھویں امام مہدی کے بعد ابوالبشر آدم علیہ اسلام کا مقام شروع ہوتا ہے روافض کی دیگر کتب معتبرہ کے علاوہ اصول الشرعیہ فی عقائد الشیعہ مرتبہ شیخ محمد حسین آف سرگودھا صد ۴۲۲ پر مرقوم ہے ہم (شیعہ) کہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیت کو تمام اُمت محمدیہ سے اشرف و افضل سمجھتے ہیں بلکہ سرکار دو عالم کے سوا باقی تمام مخلوق تو درکنار دوسرے انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین سے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے :۔ کہ ائمہ اطہار کو مولا علی شیر خدا سے لے کر بارہویں امام تک صرف پاکیزگی و طہارت کی وجہ سے انبیاء سے بڑھ کر ارفع و اعلیٰ درجات و مقامات حاصل ہوئے لیکن کیا وجہ ہے کہ دیگر انبیاء کے علاوہ جناب ابراہیم علیہ السلام جدِ انبیاء جنہوں نے نمرود کی خدائی کے پرخچے اڑا دیئے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے باذن اللہ فرعونوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غرق کر دیا۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے مخالفین کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا پھر کیا وجہ ہے کہ رب کریم نے انبیاء کے درجات کو ائمہ اطہار

کے قدموں کے نیچے رکھا دعل اللہ الذین آمنوا کے ماتحت اصحاب ثلاثہ جناب سیدنا صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ عثمان غنیؓ جنہوں نے اسلام کے نام پر تن من دھن سب کچھ نثار کر دیا۔ ان کے دورِ خلافت میں فتوحاتِ اسلامیہ کا دائرہ مدینہ منورہ، مکہ معظمہ سے بڑھ کر شام۔ مصر۔ آذربائیجان، روم، فارس، بیت المقدس وغیرہ تک وسیع ہو جائے ان مقدس ہستیوں کو تو روافض دائرہ اسلام سے خارج بلکہ ان پر تبرّہ بازی عین ایمان سمجھیں لیکن مولا علی شیر خدا جن کے دورِ خلافت میں ایک انچ زمین بھی فتح نہ ہوئی بقول صاحب ترجمہ مقبول حضرت علی کے دورِ خلافت میں بہت سے لوگ مرتد ہو گئے دیگر ائمہ اطہار بھی شریعت و طریقت کا درس دیتے ہوئے شہید ہوئے ہیں۔ بالخصوص امام منتظر تو اصلی قرآن کو لے کر کچھ ایسے غائب ہوئے ہیں آج تک ان کی طرف سے کوئی خیریت کا پیغام بھی نہیں آیا۔

معصوم کا انتخاب: ۔ خالق کائنات کے دستِ قدرت سے ہوتا ہے پارہ ۸ رکوع پہلا سورۂ انعام اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۔ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے روافض کے پاس راقم الحروف کے ان سوالات کے کیا جوابات ہیں۔ انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہیں ان کا انتخاب تو رب کریم کرے جن پر قرآن شاہد ہے وہ مخلوق یعنی ائمہ اثنا عشر جن کا مقام انبیاء سے بلند و بالا ہو ان کا ذکر بائے بسم اللہ سے لے کر والناس کی سین تک نص قطعی قرآن میں نہ ہو ازیں وجہ ان ہستیوں کا معصوم ہونا عقلاً نقلاً اصول کے خلاف ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ائمہ اثنا عشر کو پاکیزگی و طہارت کے درجات اور شہادت کے انعامات تو عطا ہوئے لیکن معصوم کی سند عطا فرمانا رب کریم کا کام ہے جو صرف انبیاء کرام کا

خاصہ ہے۔ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل سنت کو ارشاد

مشکوٰۃ شریف ص۵۶۹ عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہُ علیہ وسلم انی تَارِكٌ فِيْكُمْ فان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ وعترتی اَهْلِ بیتی ولن يَتَفَرَّقَا حتی یردا علی الحوض فَانْظُرُوْا كَيْفَ تخلفونی فیھا۔

ترجمہ:۔ زید بن ارقم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھاما تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ہر ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ کی کتاب ایک لمبی رسی ہے آسمان سے زمین تک اور میری اولاد اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے حتی کہ حوض کوثر پر مجھے ملیں گے پس دیکھو کس طرح میرے بعد تم زندہ کرتے ہو

شیعہ کتب کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولا علی کو ارشاد

(د) روافض کے خاتم المحدثین ملاں باقر مجلسی نے ایک مرتبہ جبرائیل علیہ اسلام کا نبی اکرم صلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا واقعہ یوں نقل کیا ہے۔

جلا العیون جلد اول ص۲۸۹ مترجم سید عبدالحسین۔ جبریل نے کہا یا محمد آپ کا برادر (علیؓ) آپ کے بعد مقہور مظلوم ہو گا۔ ۔ ۔ ۔ اس شہر میں جہاں ہجرت کرے گا شہید ہو گا اور وہ شہر (کوفہ) علی کے شیعوں اور فرزندانِ شیعہ کا محل و مسکن ہو گا۔

(ب) روافض کی معتبر کتاب الصافی فی تفسیر القران مولفہ محمد بن المرتضیٰ

بالفیض الکاشانی صد ۶۵۸ مفسر مذکور۔ سورہ الواقعہ زیر آیت
فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ کے ماتحت قلمطراز ہے فی الکافی
عَنِ الصادق علیہ السّلام قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
لِعلیّ علیہ السلام یا علی ھم شیعتک فسلّم ولدك منھم ان یقتلوھم
ترجمہ:۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی سے فرمایا اے علیؓ وہ تیرے شیعہ ہیں پس اپنی اولاد کو ان شیعوں سے بچاؤ
تاکہ انہیں قتل نہ کردیں۔

غازی:۔ مخبرِ صادق علیہ السّلام کے ارشاد سے واقعہ کربلا پر روشنی پڑتی ہے جبھی
تو آپ نے مولا علی کو ہدایت فرمائی تھی کہ اپنی اولاد کو ان محبت کا دم بھرنے والے
کوفیوں سے بچانا جو مرید بن کر میدان کربلا میں تیری اولاد کو شہید کریں گے۔

محرم کے دنوں حضرت امام حسینؓ کی شہادت پر اہل سنت قرآن پڑھ کر نذر نیاز دیتے ہیں

فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صد ۲۱۷۔ شیرینی وغیرہ پر حضرت شہدائے کرام کی نیاز دینا بیشک
باعث اجر و برکات ہے اور عشرہ محرم شریف اس کے لئے زیادہ مناسب اور جب
کہ وہ منت مانی نہ ہو تو اغنیا کو بھی اس کا کھانا جائز ہے وقت فاتحہ سامنے رکھنے
کی ممانعت نہیں مگر اسے ضروری جاننا یا یہ سمجھنا کہ بغیر اس کے فاتحہ نہیں ہو سکتی
ثواب کم ملے گا۔ غلط و باطل خیال ہے فاتحہ پڑھ کر جب ایصال ثواب کا دنت
جس میں دعا کی جاتی ہے کہ الٰہی یہ ثواب فلاں کو پہنچا اس وقت ہاتھ اٹھانے چاہیں کہ دعا کی سنت ہے
جھنگ وملتان میں روافض کی طرف سے محرم کے دنوں ڈھول اور باجے بجائے جاتے ہیں
اس وقت شیعہ حضرات کا معتبر مذہبی جریدہ ہفت روزہ رضا کار لاہور کا سید الشہدا

نمبر مورخہ ۲۴ / اپریل ۱۹۶۶ء میرے پیش نظر ہے۔ رسالہ مذکور کے صد۱۲ پہ ملتان کا محرم پاکستان میں لکھنؤ کے مراسم عزاداری کی جھلک کے ماتحت سحر رومانی ایم اے رقمطراز ہے۔

استاد اور شاگرد کے تعزیوں کے علاوہ محلہ شاہ گردیز محلہ کمنگراں اور یادگار شہید کربلا کے تعزیئے بھی اپنی جگہ بے مثال ہیں خاص طور پہ محلہ کمنگراں کا تعزیہ قدیم ملتانی نقاشی اور کاشی گری کا بہترین مرقعہ ہے۔ اس تعزیئے کے آگے آگے دو اونٹوں پر ڈھول اور شہنائی (باجے) کا انتظام ہوتا ہے جس سے جلوس میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس میں رُہتک و حصار کے مہاجرین اپنے کاغذی تعزیوں کے آگے تاشے (دف) بجاتے ہوئے اور بھنگڑا کھیلتے ہوئے چلتے ہیں۔ عاشورہ کی صبح ہوتے ہی لوگ تمام راستوں پر دو رویہ کھڑے دکھائی دیتے ہیں اور خاص طور پہ مذکورہ بالا مقامات پہ انتہائی ہجوم ہوتا ہے چوک حرم گیٹ میں مختلف ذوالجناح ڈھول اور شہنائی (باجے) کی تال پہ رقص کرتے ہیں

غازی :- ملتان میں مراسم عزاداری کی جھلک کی تمام کارروائی سے اظہارِ مسرّت کا ثبوت ملتا ہے یا سوگ کی علامت ہے ؟ ملتانی عزادار تو محبانِ کوفہ کی تقلید کرتے ہیں۔ جب کہ خانوادہ رسول اکرم کو شہید کرنے کے بعد انہوں نے ڈھول باجے بجا کر خوشیاں منائی تھیں۔

اہل سنت وجماعت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں

بہارِ شریعت جلد سوم صد۱۸ بخاری شریف میں سہیل بن سعدؓ سے مروی ہے

کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا ہے کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھتے۔ بہار شریعت صت ۴۳ ابو داؤد اور امام محمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سنت ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔

شیعہ حضرات مرد ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں

روافض کی فقہ کی مشہور کتاب توضیح المسائل مرتبہ سید زوار حسین ہمدانی صت ۸۷ پر مرقوم ہے زرارہ باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز میں کھڑا ہو تو اپنے ایک پیر کو دوسرے پیر سے نہ ملا ان دونوں کے درمیان کم سے کم ایک انگشت اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت فاصلہ رکھ اور کندھے ڈھیلے رکھ اور دونوں ہاتھ نیچے لٹکا دے یعنی کھول دے اور پنجہ میں پنجہ نہ ڈال اور چاہیے کہ دونوں ہاتھ تیرے دونوں رانوں پر گھٹنوں کے مقابل لٹکے ہوئے ہوں اور تیری نگاہ حالتِ قیام میں تیرے سجدے کی جگہ پر ہو۔ فروع کافی کے اسی باب صت ۹۳ پر ہے لا تکفو نما یفعل ذلک المجوس۔ ہاتھ نہ باندھو نماز میں کیونکہ اس طرح مجوسی کرتے ہیں۔

شیعہ مستورات کو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب فروع کافی جلد اول جو مصدقہ امام غائب بھی ہے صت ۹۳ پر مرقوم ہے۔ عن زرارۃ قَالَ اِذا قامت المراۃ فی الصلوٰۃ جمعت بین قدمیھا ولا تفرج بینھما وتضم یدیھا الی صدرھا لمکان ثدیھا۔

ترجمہ:۔ زرارہ سے روایت کی ہے کہ جب عورت نماز کے لئے کھڑی ہو اپنے دونوں پاؤں ملا کر رکھے ان میں سے فاصلہ نہ ہو اور دونوں ہاتھ سینہ پہ پستانوں کی جگہ باندھے یہی روایت علل الشرائع صد۱۲۵ اور تہذیب الاحکام میں بھی موجود ہے۔

جعفری:۔ مولانا صاحب ہمارے ائمہ اثنا عشر ہاتھ کھول کر نمازیں پڑھتے رہے ہیں اور ہمارے مجتہدین و مورخین نے بھی یہی حکم دیا ہے ہم اثنا عشری تو ائمہ معصومین کی تقلید کرتے ہیں۔ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا سنتِ رسول ہے۔ نیز ہماری کتابوں میں مرقوم ہے کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

غازی:۔ جعفری صاحب ہمارے اور تمہارے شیعہ حضرات کے درمیان صرف ایک جماعت یا فرقہ ہاتھ باندھ کر نمازیں پڑھنے یا کھول کر پڑھنے والوں کا حق پہ ہو سکتا ہے۔ آپ کے مجتہدین و مورخین نے ہاتھ باندھ کر نمازیں پڑھنے والوں کو مجوسیوں کی صف میں شمار کیا ہے جو یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا عقائدِ شیعہ کے مطابق ہاتھ باندھ کر نمازیں پڑھنے والے اہل سنت مجوسیوں کے مقلدین ہیں۔

جعفری صاحب آپ لوگ صرف دوکاندار ہیں۔ تمہارے ذاکرین تمہیں عشرہ محرم کے دنوں یا دیگر مجالس کے موقعہ پہ سوائے تعزیہ سازی و بازی شیلہ کوبی کے علاوہ اور کچھ بتاتے ہی نہیں تمہارے اصول کے مطابق قیامت کے دن ہم اہل سنت ہاتھ باندھ کر نمازیں پڑھنے والے ایک طرف اور شیعہ حضرات کی آدھی دنیائے مستورات بھی ہاتھ باندھ کر نمازیں پڑھنے والی جنت سے باہر اب ذرا سوچو آپ لوگوں کو

تنہا جنت میں جانے کا کیا فائدہ ہم اہل سنت بقول روافض اگر صراطِ مستقیم پر نہیں چلو ہم اور ہماری مستورات ہاتھ باندھ کر نمازیں پڑھنے والوں کا ایک ہی حشر ہو گا لیکن شیعہ حضرات ہاتھ کھول کر نمازیں پڑھیں اور ان کی مستورات اہلِ سنت کی طرح ہاتھ باندھ کر نماز ادا کریں یہ خلا کون پورا کرے گا ۔

ایک سوال : کیا مولا علی امام الائمہ بھی ہاتھ کھول کر نمازیں ادا کیا کرتے تھے ؟
نہیں بالکل نہیں جب شیعہ کتب سے یہ ثابت ہے کہ حضرت علیؓ صدیقِ اکبر کی اقتدا میں نمازیں پڑھتے رہے پھر اس بات کو کون تسلیم کرے گا کہ پیش امام تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے پڑھائے اور مقتدیوں میں سے حضرت علی واحد ہاتھ کھول کر فریضۂ خداوندی ادا کریں یہ عقلاً نقلاً مشکل ہے ۔
ہاں :۔ روافض کے ہاں یہ تو گنجائش ہے کہ حضرت علیؓ صدیقِ اکبر کے پیچھے تقیۃً نمازیں پڑھتے رہے ہوں گے ۔ لیکن واللہ یہ توقع شیرِ خدا سے نہیں کی جا سکتی یہ تاجدارِ ہل اتیٰ کی صریحاً توہین ہے جس کے لختِ جگر سیدنا امام حسینؓ نے یزیدیوں کا چیلنج قبول کرتے ہوئے تقیہ کی تمام دیواریں ذوالفقارِ حیدری سے مسمار کر دیں اور یزید جیسے فاسق و فاجر کے ہاتھوں پر بیعت نہ کی ان کے والد گرامی مولا مرتضیٰ شیرِ خدا تقیہ کے سہارے صدیقِ اکبر کے ہاتھوں پر بیعت بھی کریں اور ان کے پیچھے عمر بھر نمازیں بھی ہاتھ باندھ کر پڑھیں یہ تقیہ نہیں بلکہ عین منشاءِ ایزدی ہے یہی وجہ ہے کہ اِدھر امام حسین یزید کو حق پر نہیں سمجھتے تھے انہوں نے ہمراہ رفقاء کے راہِ خدا میں سر کٹا کر حق کا بول بالا کر دیا اُدھر مولا علی صدیقِ اکبر کو امام برحق سمجھتے تھے جبھی تو ان کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی کی اور تمام عمر اُن کی اقتداء میں

ہاتھ باندھ کر نمازیں بھی ادا کرتے رہے ۔

عقیدہ اہل سنت و جماعت کے مطابق طریقہ وضو

پارہ ۶ سورۃ المائدہ ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ۔

ترجمہ ۔ اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوو ۔

حدیث شریف :۔ بہار شریعت جلد ۲ صفحہ ۱ امام مالک و نسائی عبداللہ صنابحی رض سے راوی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکل گئے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطایئں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید برآں ۔

فرائض وضو :۔ بہار شریعت جلد ۲ صفحہ ۱۳ وضو میں چار فرض ہیں (۱) منہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) سر کا مسح (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا ۔

روافض کا طریقۂ وضو

توضیح المسائل سید زوار حسین ہمدانی صد۳۵ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

ترجمہ:۔ اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں سمیت ہاتھ دھو لیا کرو اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کر لیا کرو اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ وضو میں چار چیزیں واجب ہیں (۱) منہ کا لمبائی میں سر کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں انگوٹھا اور درمیانی انگلی جہاں تک پھیل سکے دھونا واجب ہے (۲) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں تک دھونا اس طرح کہ پہلے داہیں ہاتھ کو بعد میں بائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھویا جائے (۳) سر کے اگلے حصہ پر (داہیں ہاتھ) سے مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کا وضو کی تری سے پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے لے کر ٹخنوں کی جانب مسح کرنا۔

روافض کا طریقۂ وضو فطرت کے خلاف ہے

مذکورہ حدیث حضرت عبداللہ ضابحی رضؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ کلی کرنے سے منہ کے گناہ ناک میں پانی ڈالنے سے ناک کے گناہ منہ دھونے سے منہ کے گناہ حتیٰ کہ پلکوں کے اور ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے حتیٰ کہ ناخنوں کے اندر سے سر کا مسح

کرنے سے سر کے گناہ اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اگر آخر میں پاؤں دھوئے گا تو وہ چھینٹے جو وضو کرتے ہوئے پاؤں پر پڑتے رہے تھے دُھل جائیں گے اور صاف ستھرا ہو کر مسجد میں داخل ہوگا یہ ایک فطرتی چیز ہے اور روافض کے طریقہ وضو سے منہ کے ہاتھوں کے سر کے تمام گناہوں کا غسالہ جو پاؤں پہ پڑا تھا اور پاؤں اُس نجس پانی سے ملوث ہوئے تھے روافض لے کر مسجد میں داخل ہو جائے گا۔ خانۂ خدا کو بھی خراب کرے گا اور ناپاک پاؤں کے ساتھ نماز پڑھنے سے نماز بھی ادا نہ ہو گی نیز قرآن پاک کی ترتیب میں وضو کے اعضا کی حیثیت تین قسم کی ہے ایک وہ جن میں ہمیشہ غسل (دھونا) ہے دوسرے وہ جن میں ہمیشہ مسح ہے تیسرے وہ کہ موزے ہوں تو مسح ادا نہ ہو تو غسل (دھونا) اسی واسطے مولا تعالیٰ نے پاؤں کو وامسحوا برؤسکم کے بعد بیان فرمایا کہ اس میں حیثیت ترکیب تھی اور مفرد مرکب پر ہمیشہ مقدم ہوا کرتا ہے

عقیدۂ اہلِ سنت وجماعت کے مطابق تکبیراتِ نمازِ جنازہ ۴ ہیں

بخاری شریف جلد اول ص۱۶۷ اعبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالکَ عن ابی شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ اِنَّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نعی النجاشی فی الیوم الّذی مَات فیہ وَخرَج بھم اِلیٰ المصلّٰی فصفّ بِھمْ و کبّرَ علیہِ اربعَ تکبیراتٍ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن یوسف مالک ابن سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر

سنائی جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اور ان لوگوں کو مصلّی کی طرف لے گئے ان کی صفیں قائم کیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

روافض کے رواج کے مطابق تکبیرات نماز جنازہ پانچ ہیں

توضیح المسائل ۔۔۔ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھنی ضروری ہیں یہ پانچ تکبیریں یومیہ پانچ نمازوں میں سے ہر ایک سے ایک تکبیر لی گئی ہے۔ یا پانچ فرائض نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ و ولایت کے بالعوض پانچ ہیں۔

غازی :۔ روافض کا ہر فعل یائے بسم اللّٰہ سے لے کر والناس کی سین تک اہل سنت سے مختلف ہے اسی بنا پر شیعانِ حیدر کرار خود کو فرقہ ناجیہ تصور کرتے ہیں اور اہل سنت کو گمراہ سمجھتے ہیں اصولاً حق پر وہی جماعت یا فرقہ ہو گا۔ جو یارانِ مصطفیٰ اور ائمہ اثنا عشر کی تقلید کرتا ہے۔ اس کے برعکس بزعم خویش ستی ہو یا شیعہ گمراہ ہے ہم اہل سنت دیگر مسائل میں بھی ائمہ اطہار کی پیروی کرتے ہوئے نماز جنازہ کی چار تکبیرات پڑھتے ہیں اس کے مقابلہ میں پانچ . تجنوں نے پانچ تکبیریں شروع کر رکھی ہیں. ملاحظہ فرماویں چار تکبیرات کا ثبوت شیعہ حضرات کی معتبر کتاب سے جو مصدقہ امام غائب بھی ہے

فروع کافی جلد اول صہ ۴۹ کتاب الجنائز ایضاًمن الا یحضرہ الفقیہ باب الصلوٰۃ علی المیّت صہ ۴۲ پر مرقوم ہے۔ عن ام سلمۃ قالت سمعتُ ابا عبد اللہ علیہ السّلام یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اذا صلی علی میّت کبّر و تشہد ثُم

کبّر صلی علی الانبیاء و دعا ثم کبّر و دعا لِلمُومِنین ثُمّ کبّر الربعة و دعا للمیّت ثم کبّر و انصرف فلمّا نهاہ اللہ عزّ وجلّ عن الصلوٰة علی المنافقین کبّر وتشهد ثم کبّر و صلّی علی النّبیین صلی اللہ علیهم ثم کبّر و دعا للمؤمنین ثمّ کبر الرابعة وانصرف ولم یدع لِلمیّتِ ۔

ترجمہ :۔ ام سلمہ سے روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت پر نماز جنازہ پڑھتے تکبیر کہتے اور کلمہ شہادت پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے دُعا کرتے پھر چوتھی تکبیر کہتے اور میت کے لیے دُعا فرماتے پھر تکبیر کہتے اور فارغ ہو جاتے پھر جب منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہو گئی تو پھر یوں نماز پڑھتے تکبیر پڑھتے اور کلمہ شہادت پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور انبیاء پر درُود پڑھتے اور مومنوں کے لئے دعا کرتے پھر چوتھی تکبیر کہتے اور فارغ ہو جاتے یہی حدیث کتاب علل الشرائع میں موجود ہے۔

غازی :۔ امام جعفر صادق کی روایت کے مطابق مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشتر پانچ تکبیریں پڑھا کرتے تھے اور جب رب کریم نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے کی ممانعت فرمادی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیر پڑھنے لگے۔ از یں وجہ حضور کا آخری فعل ہی اُمت پر حجت ہو سکتا ہے اس واضح حدیث کے لئے یداگر پھر بھی روافض ہٹ دھرمی سے باز نہ آئیں تو ان کا علاج سوائے . . . کے کون کر سکتا ہے۔

مسجدیں اللہ کی عبادت کے لئے ہیں

پارہ ۲۹ سورہ الجن - وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا -

ترجمہ :- اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو -

غازی :- قرآن وحدیث عقائد اہل سنت کے مطابق مساجد صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہیں اس میں دنیاوی باتیں کرنا گناہ عظیم ہے -

مولا علیؑ اور اُن کی اولاد مسجد میں بھی عورتوں سے مجامعت کرسکتے ہیں

حاشیہ ترجمہ مقبول پارہ ۱۱ سورۂ یونس صد ۴۳۴ جناب رسول خدا نے خطبہ پڑھا جس میں فرمایا۔ اے لوگو . . . . بلاشبہ علیؑ علیہ السلام کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی بس سوائے علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہ السلام کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور جُنبی حالت میں شب باش ہو اور جس کو بڑی بات لگے اس کا رستہ یہ رہا۔

غازی :- مولا علی کو مسجدوں میں عورتوں سے مباشرت کرنے کے علاوہ آپ کی اولاد کو بھی مساجد میں مجامعت کا اجازت نامہ مل چکا ہے یہ حکم امام منتظر تک ہی محدود نظر نہیں آتا۔ کیونکہ آپ کی اولاد سید آج بھی ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے شیعہ سادات کو مقبول مترجم قرآن کی قبر تلاش کرنے کے بعد ہر سال اُس کے اوپر پھولوں کی چادر کا اہتمام کرنا چاہیئے کیونکہ اُس نے مژدہ جانفزا سناتے ہیں بخل سے کام نہیں لیا -

موجودہ قرآن اصحاب ثلاثہ کا مرتب شدہ ہے

بیشتر ازیں ہیں قارئین حضرات کی معلومات میں یہ اضافہ کردینا ضروری سمجھتا ہوں

کہ آخر شیعہ مجتہدین و مورخین موجودہ قرآن کو محرّف و مبدّل کیوں سمجھتے ہیں وہ اس لئے کہ اسے اصحاب ثلاثہ نے مرتب کیا تھا اور یہ صحیفہ عثمانی ہے شیعہ اعتقادات کے مطابق اصحاب ثلاثہ (معاذ اللہ) ہامان وقارون کے ہم پلہ تھے ان کا مرتب شدہ قران کیسے صحیح ہو سکتا ہے ازیں وجہ شیعہ حضرات اس قرآن کریم کے معتقد نہیں ہیں

شیعوں کا ستر گز لمبا قرآن

الشافی ترجمہ اصول کافی مترجم سید ظفر حسن امروہوی جلد اول ص۲۷۱ قال یا ابا محمد دانّ عندنا الجامعة وما یُدریهم ما الجامعة قال قلت فداك وما الجامعة قال صحیفة طُولها سبعون بذراعًا بذراع رسول الله واملاءه من خلق فیه وخط علی بیمینه فیها کل حلال وحرام۔

ترجمہ:۔ امام جعفر صادق اے ابو محمد ہمارے پاس ایک جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک قرآن ہے جو ستر گز لمبا ہے رسول اللہ کے ہاتھ سے اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال وحرام کا ذکر ہے

غازی:۔ اصول کافی روافض کی حدیث کی وہ کتاب ہے جو مصدقہ امام غائب بھی ہے اہل سنت کے موجودہ بڑے سے بڑے قرآن کی لمبائی تقریباً ۱½ فٹ ہو گی جسے آسانی سے اُٹھا کر تلاوت کرنے کے بعد بچہ بھی محفوظ مقام پر رکھ سکتا ہے لیکن روافض کے ایک سو پانچ فٹ لمبے قرآن کے لئے ایک ہال کمرہ درکار ہے۔ اس کے بعد پھر تلاوت کوئی کیسے کرے پھر اُسے اُٹھانے کے لئے کتنے افراد درکار ہیں

اس کا جواب تو مومنین ہی بہتر دے سکتے ہیں رب کریم نے تو قرآن پڑھنے والوں کے ساتھ آسانی کا وعدہ کیا ہے لیکن ستر گز لمبا قرآن آسانی سے تلاوت نہیں کیا جا سکتا

بقولِ شیعہ مجتہدین ایک مصحف فاطمہ بھی ہے

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اول صـ۲۷۱ وانّ عندنا المصحف فاطمہ وما یدریھم ما المصحفِ فاطمہ علیہا السلام قال قلتُ وما مصحف فاطمہ قال مصحفٍ فیہ مثل قرآنکم ھٰذا ثلاث مرات واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد۔

ترجمہ: امام علیہ اسلام نے فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے۔ لوگ کیا جانیں وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ ایک قرآن ہے تمہارے اس قرآن سے وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے خدا کی قسم تمہارے اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے۔

غازی: پیشتر ازیں ستر گز لمبے قرآن کی لمبائی سن کر ہی رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے اس کے بعد امام صاحب نے بقول راوی افض مصحف فاطمہ کے نام کا مژدہ بھی سنایا ہے جو ہمارے قرآن سے سہ گناہ کلاں ہے اب جبکہ قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں خدا معلوم وہ کس زبان میں ہو گا۔ انگریزی۔ اردو۔ سندھی، پنجابی، بلوچی پشتو وغیرہ بہر حال یہ قرآن کی لمبائی چوڑائی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

ائمہ کے پاس ایک جفر بھی تھا

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل صـ۲۷۱ قَالَ وَاِنَّ عِندنا الجفر وما یدریھم ما الجفر قال قلتُ وما الجفر قال وعاءٍ من ادم فیہ علم النبیّین والوصیّین وعلم علماء الذین مضوا من بنی اسرائیل۔

ترجمہ :- امام علیہ اسلام نے فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے ہیں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں انبیاء اور اولیاء کے علم کا ذکر ہے اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔

دوسرا جفر ستر گز لمبا ہے

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد اول صہ۳۴۳ سَأَلَ ابا عبد الله بعض اصحابنا عن الجفر فقال هو جلد ثور مملو علما قال له ما الجامعة قال تلك صحيفه طولها سبعون ذراعاً فی عرض الاذلم مثل فخذ الفالج فيها كل يحتاج الناس اليه وليس من قضية إلاّ وهی فيها۔

ترجمہ :- بعض اصحاب نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر گز ہے اور لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو۔

غازی :- اب اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونے کا ارادہ کرے اُسے توحید و رسالت کا اقرار کرنے کے بعد اہل سنت کا قرآن جو ھُدًی للعالمین بن کر آیا ہے کی زیارت بھی نصیب ہو گی۔ علاوہ ازیں اگر روافض کے ستر گز لمبے قرآن مصحف فاطمہ اور جفر پر بھی ایمان لانا فرض ہے تو وہ بیچارہ ان کو کہاں تلاش کرے اگر قرآن بسیار تلاش

کے بعد امام منتظر کی معرفت مل بھی جائے تو اُسے پاکستان لانے کا کیا بندوبست کیا جائیگا وہ غیر مسلم یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ مجھے ایسے قرآن کی ضرورت نہیں جس کی نقل و حرکت صرف ائمہ اثناعشر تک ہی محدود ہو یقیناً وہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہمارے قرآن پر ہی ایمان لاکر مذہب مہذب اہل سنت میں داخل ہوگا۔

اہل سنت وجماعت کے قرآن کی تعداد آیات

یہ مسئلہ محتاج تعارف نہیں کہ اہل سنت کے موجودہ قرآن کی آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں مزید تائید کے لئے روافض کی معتبر کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی مصنفہ یعقوب کلینی پیش کی جاتی ہے۔

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم صد ۶۳۲ موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے۔

روافض کے قرآن کی تعداد آیات

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد۲ صد ۶۳۲ عن هشام بن سالم ابی عبدالله علیه السلام قال ان القرآن الذی جاء به جبریل الی محمد صلّی الله علیه وآله وسلّم سبعة عشر الف ایة۔

ترجمہ:۔ ہشام بن سالم نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبریل امین حضرت رسولؐ خدا پر لے کر آئے تھے اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔

غازی:۔ شیعہ حضرات کے سامنے جب یہ مسئلہ پیش کیا جاتا ہے کہ تم موجودہ قرآن کو نہیں مانتے تو وہ منہ میں انگلیاں ڈال کر توبہ توبہ کی تسبیح شروع کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہہ دیتے ہیں مولانا ہم کوئی کافر ہیں؟ جو قرآن کے منکر ہیں ہمیں تو صرف

یہ اعتراض ہے کہ قرآنی ترتیب بمطابق تنزیل نہیں پہلی آیت کو تیسویں پارے میں جگہ دیدی گئی ہے اور آخری چھٹے پارے میں جمع کی گئی ہے حضرات امام معصوم کی واضح ہدایت کے بعد اس قرآن میں دس ہزار تین سو چونتیس آیات کم ہیں بقول شیعہ مجتہدین یہ قرآن کیسے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ موجودہ قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ مجھ میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مقبول مترجم قرآن مجید کی گوہرافشانیاں

حاشیہ ترجمہ مقبول صد ۴۷۹ پارہ ۱۲ سورۂ یوسف قول مترجم معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن پر اعراب لگائے گئے ہیں شراب خور خلفاء کی خاطر یُعْصِرُوْنَ کو یَعْصُرُوْنَ سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لئے ان کے کرتوت کی معرفت آسان کر دی ہم (شیعہ) اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اس کو اسی حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والوں کا عذاب کم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کر دو قرآن مجید کو اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر کا حق ہے اور انہی کے وقت میں حسب تنزیلِ خدا تعالیٰ پڑھا جائیگا۔

غازی :۔ مقبول مترجم قرآن کے علاوہ اثنا عشری علماء امامیہ مذکورہ بالا عبارت پر متفق ہیں کہ موجودہ قرآن اصلی حالت میں نہیں امام منتظر جب اصلی قرآن لائیں گے وہ حسب تنزیل پڑھا جائے گا اور اہل سنت کا موجودہ قرآن متروک ہو جائیگا۔

اصحاب ثلاثہ نے قرآن ناطق (علی) کو چھوڑ دیا

حاشیہ ترجمہ مقبول صد ۵۸۳ پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل۔ تفسیر مجمع البیان میں مروی ہے کہ جناب امیر المومنین نے اسی غلطی کے بارے میں فرمایا کہ وہ شخص دشمن خدا یعنی

فرعون کچھ بھی نہیں جانتا تھا البتہ جناب موسیٰ جاننے والے تھے پس انھوں نے لَقَدْ عَلِمْتَ فرمایا تھا جس کے معنی ہیں کہ میں نے یقیناً جان لیا۔

قول مترجم۔ جن لوگوں نے قرآن ناطق (علیؑ) کو چھوڑ دیا ان کا قرآن صامت (موجودہ قرآن) کے الفاظ کو اس طرح زیر و زبر کرنا کچھ بعید نہ سمجھیے۔

قرآن مجید جمع کرنے والوں نے آیات میں ردّو بدل کر دیا

حاشیہ ترجمہ مقبول ص۱۰۱۹ پارہ ۲۶ سورہ الفتح۔ قرآن مجید جمع کرنے والوں نے اس آیۂ مشروطہ کو آیۂ رضوان سے مقدم کر دیا حالانکہ بیعت رضوان والی آیت پہلے نازل ہوئی تھی۔

قائم آلِ محمد جناب امیرالمومنین کا جمع کردہ قرآن لے کر آئیں گے

حاشیہ ترجمہ مقبول ص۹۶۰ پارہ ۲۴ سورۂ السجدہ۔ کافی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ یہود نے توریت میں ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ قرآن میں اس اُمت نے کیا اور وہ زمانہ قریب ہے کہ قائم آلِ محمد جناب امیرالمومنین کا جمع کیا ہوا قرآن مجید لے کر آئیں گے اور یہ لوگ (اہل سنت) اس میں اختلاف کریں گے یہاں تک بہت سے تو اُس کا صاف انکار کر دیں گے تب وہ حضرت (بارہویں امام) کے حکم سے گرفتار کئے جائیں گے اور ان کی گردنیں ماری جائیں گی۔

غازی:۔ قارئین حضرات توجہ فرمائیں کہ موجودہ قرآن ہمیں مولا علی شیر خدا سے ملا ہے اصحاب ثلاثہؓ تو بیشتر ازیں وصال فرما چکے تھے اب اگر حیدرِ کرارؓ قرآن ناقص ہمیں دے کر اصلی قرآن دیگر ائمہ کی معرفت امام منتظر کو پہنچا دیا تھا تو قصور (معاذاللہ) کس ہے سنی تو مولا علیؓ کا دیا ہوا قرآن پڑھتے ہیں اور تاقیامِ قیامت تلاوت کرتے رہیں گے۔ ان کی گردنیں کس پاداش میں توڑی جائیں گی اور رافضی کو

پنگھوڑے پر چڑھا دیا جائے گا۔

قرآن مجید کو جمع کرنے والوں نے ولایت علیؑ کا جملہ اڑا دیا

حاشیہ ترجمہ مقبول صد ۱۱۳۴ پارہ ۲۹ سورہ المعارج ۔ کافی میں ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ہ لِلْکٰفِرِیْنَ بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ ۔ غازی ۔ موجودہ قرآن میں بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ کے الفاظ موجود نہیں لہٰذا شیعہ مجتہدین و محتججین کے مطابق اہل سنت کا قرآن ناقص ہے۔

جامع قرآن نے آیات کی ترتیب میں بدعنوانی سے کام لیا

حاشیہ ترجمہ مقبول صد ۳۶۶ پارہ ۱۰ سورہ الانفال ۔ اور یہ منسوخ آیت یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ کے نزول سے اور غزوہ بدر کے وقوع سے پہلے نازل ہوئی تھی مگر جامع قرآن کی بے عنوانی سے یہاں آخر سورۃ میں درج ہو گئی ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اصلی قرآن ملنے کا اب کوئی موقعہ نہیں

ترجمہ مقبول صد ۱۰۷۰ پارہ ۲۷ سورہ الواقعہ احتجاج طبرسی میں ہے کہ جب جناب عمرؓ ابو بکرؓ کی طرف سے خلیفہ بنائے گئے تو اس نے جناب امیر المومنین سے درخواست کی کہ وہ حضرت کا اپنا قرآن مجید عوام الناس کو دیدیں تاکہ ان لوگوں میں جو قرآن رائج تھا اس سے ملا کر دیکھ لیں ان حضرت سے گفتگو ان لفظوں میں کی، اے ابو الحسنؓ اگر آپ مناسب جانیں تو وہ قرآن لے آئیں جو ابو بکرؓ کے سامنے لائے تھے۔ تاکہ ہم سب کا اس پر اجتماع ہو جائے حضرت (علیؓ) نے فرمایا افسوس اب اس کے ملنے کا تمہارے لیے کوئی موقعہ نہیں میں ابو بکرؓ کے پاس اس کو اس لیے لایا تھا کہ تم پر حجت ہو جائے

اور تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم اس سے بے خبر تھے اور یہ نہ کہہ سکو کہ آپ ہمارے پاس لائے نہ تھے۔ ورنہ جو قرآن مجید میرے پاس ہے: اسے تو سوائے مُطَہَّرُون کے یعنی ان اولیا کے جو میری اولاد سے ہوں گے۔ اور کوئی چھو بھی نہیں سکتا عمرؓ نے کہا آیا اُس کے اظہار کا کوئی وقت بھی متعین ہے حضرت (علیؑ) نے فرمایا ہاں معلوم ہے جب میری اولاد سے قائم آلِ محمد ہوں گے۔ وہ اس (قرآن) کو ظاہر بھی کریں گے اور سب لوگوں کو اسی پر چلائیں گے۔ اور تمام قواعد قوانین اسی کے مطابق جاری ہوں گے۔

غازی۔ معلوم ہوا کہ موجودہ قرآن ناقص ہے اصلی قرآن امام مہدی کے پاس ہے جب حضور معہ قرآن تشریف لائیں گے۔ اسی قرآن کے قواعد و ضوابط پہ عمل کریں گے اور مومنین سے کروائیں گے۔

قرآن کو جمع کرنے والوں نے اس آیت سے حضرت علیؑ کا نام اڑا دیا

حاشیہ ترجمہ مقبول صـ۹۸۵ پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف۔ اللہ نے ایک مجلس میں یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ اسے بدل کر یار لوگوں نے يَصِدُّونَ کر دیا
قَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ عَلِيٌّ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ پس اس موقعہ سے آنحضرت (علیؑ) کے اسم مبارک کو علیحدہ کر کے بجائے اس کے ضمیر ھُوَ داخل کر دی گئی ہے۔ غازی۔ گویا امام العصر کے قرآن میں

يَجْحَدُوْنَ کی بجائے یَفْتَجُوْنَ مرقوم ہے نیز لفظ علیؑ اڑا کر ضمیر ہُوَ داخل کر دی ہے گویا موجودہ اہل سنت کے قرآن میں ان کے ساتھ لفظ علیؓ موجود نہیں ہے۔

تفسیر قمی میں امام جعفرؓ صادق کا فرمان

ترجمہ مقبول ص۱۰۰۹ پارہ ۲۴ سورۂ محمد۔ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں ہوئی تھی۔ اٰمَنُوْا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ عَلِیٍّ یعنی اور جو کچھ محمد مصطفٰےؐ پر حضرت علیؓ کے بارے میں نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے۔

غازی۔ فِیْ عَلِیٍّ کے الفاظ موجودہ قرآن میں نہیں ہیں لہذا متاخرین علما امامیہ اثنا عشری ہمراہ مقبول مترجم یہ قرآن ناقص ہے۔

مرتدین نے قرآن سے فِیْ عَلِیٍّ کے الفاظ اڑا دیئے

ترجمہ مقبول ص۱۰۱۱ پارہ ۲۶ سورہ محمد ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔

تفسیر قمی میں جناب امام باقر سے منقول ہے کہ جبرائیل نے جناب رسول خدا کو یہ آیت یوں پہنچائی تھی۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مگر مرتدین نے نام اڑا دیا۔ پس اس کا نتیجہ بھگتیں گے۔

غازی۔ اہل سنت کے قرآن میں فِیْ عَلِیٍّ کے الفاظ موجود نہیں لہذا بقول شیعہ مجتہدین موجودہ قرآن ناقص ہے۔

صاحب تفسیر قمی کی شہادت

ترجمہ مقبول ص۱۰۴ پارہ ۵ سورہ النساء جَآءُوْكَ تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں جَآءُوْكَ کے بعد یا علیؑ تھا۔

غمازی - موجودہ قرآن میں جآء وک کے بعد یا علی کے الفاظ موجود نہیں بقول شیعہ مفسرین یہ قرآن ناقص ہے۔

امام محمد باقر کا فتوےٰ

ترجمہ مقبول ص ۱۵۱ پارہ ۵ سورہ النساء۔ مَا يُوعَظُونَ - کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں تھی۔ مَا يُوعَظُونَ بِهٖ فِيْ عَلِيٍّ علی رض کے بارے میں جو نصیحت کی گئی ہے۔

غمازی - موجودہ قرآن میں فی علی کے الفاظ موجود نہیں ہیں

روافض کے قرآن میں پنجتن پاک کے اسماء نص قطعی کے ساتھ موجود ہیں

ترجمہ مقبول ص ۶۳۰ پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ کافی میں جناب امام جعفر صادق سے خدا تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں منقول ہے کہ واللہ جناب رسول خدا پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ كَلِمٰتٍ فِيْ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ فَنَسِيَ۔

غمازی - موجودہ قرآن میں پنج تن پاک کے نام موجود نہیں بقول یعقوب کلینی صاحب اصول کافی اثنا عشر مجتہدین مترجم قرآن مقبول دہلوی رافضی تبرائی یہ قرآن ناقص ہے کیونکہ اس میں پنج تن پاک کے اسماء نص قطعی کے ساتھ موجود نہیں۔

قائم آل محمدؐ اصلی قرآن مجید کو لائیں گے۔

ترجمہ مقبول ص ۴۶۴ پارہ ۱۲ سورہ ہود - وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ - کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان

لوگوں نے ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ اس اُمّت نے کتاب خدا میں اختلاف کیا ہے۔ اور جس وقت قائم آلِ محمّد اس قرآن مجید کو لے کر آئیں گے جو ان کے پاس ہے۔ تو اس میں بھی ایسا ہی اختلاف کریں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض آدمی اس کا قطعی انکار کر دیں گے۔ اور ان حضرت (امام مہدی) کے حکم سے ان کی گردنیں ماری جائیں گی۔

غازی۔ بقول شیعہ مجتہدین اصلی قرآن کو غائب کرنے والے امام الائمہ مولا علی شیر خدا ہیں۔ ان کی معرفت [illegible] ائمہ کے ہاتھوں منتقل ہوتا ہوا امام غائب تک پہنچا۔ جب اصلی قرآن غائب کرنے والے حضرت علیؓ ہیں اب اہل سنت اصحابِ ثلاثہ کا مرتب شدہ قرآن پڑھتے ہیں۔ ان کی گردنیں کس پاداش میں توڑی جائیں گی۔ اگر مسلمان عالم پر احسان فرما کر آج بھی امام غائب اصلی قرآن بھیج دیں تو جناب کی عظیم عنایت ہوگی۔ ہماری تمنا ہے کہ موت سے قبل جیتے جی روانفض کے سترہ ہزار آیات والے قرآن کی زیارت نصیب ہو جائے۔

اصحابِ ثلاثہ نے قرآن کو جمع کرتے وقت پہلی آیت کو پیچھے چھوڑ دیا

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۴۲ پارہ ۲۱ سورہ الاحزاب۔ آیت تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ۔ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ کے ساتھ تھی مگر قرآن مجید جمع کرتے وقت پیچھے ڈال دی گئی۔

تفسیر عیاشی کی معرفت امام رضا علیہ السلام کا فتویٰ

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۸۴ پارہ ۱۰ سورہ التوبہ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ

تفسیرِ عیاشی میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عوام الناس خدا تعالیٰ کے اس قول ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کو ہمارے مقابلہ میں بطورِ حجّت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں ان کے لیے کوئی حجت نہیں قسم بخدا خدا تعالیٰ نے یوں فرمایا تھا۔ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلٰى رَسُولِهِ غارٰی۔ علیٰ رسولہ کے الفاظ موجودہ قرآن کریم میں نہیں ہیں لہذا بقولِ صاحب تفسیر عیاشی بحکم امام رضا علیہ السلام موجودہ قرآن ناقص ہے

روافض کے خاتم المحدثین ملّاں مجلسی موجودہ قرآن کو محرّف و متبدل سمجھتے ہیں جلاء العیون مولفہ ملّاں باقر مجلسی صـ ۱۴۱ حضرت سیّد اولیا فرمود۔ کہ سوگند خوردہ ام کہ از خانہ بیرون نیایم و ردائی مبارک بردوش نمی ازم تا آیاتِ قرآن را جمع تمایم بعد از چند روز آں کلام اللہ ناطق قرآن را جمع کردو رکیسہ گذرشت وسر آنرا مہر کردہ بمسجد آمد و در جمیع مہاجر و انصار تدر فرمود اے گروہ مردماں چوں از دفن سید کائنات فارغ گردیدم بامر آں حضرت بجمع قرآن مشغول شدم و جمیع آیات قرآنی و سورۂ قرآنی راجمع کردم و ہیچ آیہ از آسمان نازل نشدہ کہ رسولِ خدا بمن نخواندہ باشد و تاویل آں را بمن تعلیم نمودہ باشد چوں درآں قوم وخلافت علیؓ و فرزندانِ او صریح بود عمرؓ آں را قبول نہ کرد سیّد اولیا خشمناک گردید و بحجرۂ طاہرہ مراجعت نمود فرمود ایں قرآن را دیگر نور ہید دید تا حضرت قائم آلِ محمد ظہور نمائید۔

ترجمہ۔ جلاء العیون اُردو جلد اول صـ ۲۰۲ مترجم سید عبدالحسین غور وغیرہ۔
ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی اندرون موچی دروازہ لاہور۔

جناب امیرؓ نے فرمایا میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک قرآن جمع نہ کر لوں گا گھر سے باہر نہ آؤں گا۔ اور چادر کندھے پر نہ ڈالوں گا۔ بعد چند روز کے فرقانِ ناطق یعنی جناب امیرؓ نے قرآن کو جمع فرمایا اور جزدان میں رکھ کر سربمہر کر دیا پھر مسجد میں تشریف لا کر مجمع مہاجرین و انصار میں ندا فرمائی کہ اے گروہ مردمان جب میں دفنِ پیغمبر آخرالزمان سے فارغ ہوا بحکم آن حضرت قرآن کو جمع کرنے میں مشغول ہوا اور جمیع آیات و سورہ ہائے قرآن کو میں نے جمع کیا اور کوئی آیت آسمان سے نازل نہ ہوئی جو حضرت رسول کریم نے مجھے نہ سنایا ہو۔ اور اس کی تعلیم مجھے نہ دی ہو۔ چونکہ اس قرآن میں چند آیات کفر نفاق منافقین قوم و آیات نصِ خلافت امیر صریح تھے۔ اس وجہ سے کلافت نے اس قرآن سے انکار کر دیا۔

جناب امیر خشمناک اپنے حجرۂ طاہرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور فرمایا اب اس قرآن کو تم لوگ تا ظہور قائم آلِ محمد نہ دیکھو گے۔

غمازی ۔ روافض کے علامہ مجلسی کی صریحاً شہادت اور مترجم جلاالعیون کی رفاقت کے بعد جب کہ موجودہ قرآن محرف و مبدل ہے شیعہ ذاکرین کو کوئی حق حاصل نہیں کہ اہل سنت کے قرآن کو سر پہ اٹھا کر مجالس پڑھیں اور داد حاصل کرتے ہوئے متاع دینوی فراہم کریں۔

روافض کے رئیس المحدثین، علامہ مجلسی کی دوسری شہادت

حق الیقین ص۱۶۱ مطبوعہ تہران متعلقہ ملاں باقر مجلسی۔
حضرت گفت من سوگند یاد کردہ ام کہ ردا بر دوش نگیرم مگر برائے نماز

تا قرآن را جمع کنم پس چند روز صبر کردند و حضرت مجموع قرآن را جمع کردہ در میان جامہ ہائی گذاشت و سرشہر مہر کرد پس آں را در مسجد آورد وقتیکہ ابوبکرؓ و عمرؓ و صحابہ بر در مسجد بودند وندا کرد بہ آواز بلند کہ ایّھا النّاس چوں حضرت رسول از دنیا رفت مشغول غسل و تجہیز و تکفین او گردیدم و بعد از آں مجموع قرآن او را ایں جامعہ جمع کردہ ام و ہیچ آیہ اے نازل نشدہ است مگر حضرت رسول بر من خواندہ است و تاویلش را بمن گفتہ است در قیامت نگوئید کہ ما از ایں غافل بودیم و نگوئید کہ من شمارا بیاری نخواندم و حق خود را بیاد شما ایکنا قدر دعوت نکردم عمر گفت آنچہ از قرآن با ما ہست ما را بس است و احتجاج لقرآن تو ندارم حضرت فرمود کہ دیگر ایں قرآن را نخواہید دید تا مہدی از فرزندان من ایں را ظاہر گرداند و بخانہ خود برگشت۔

ترجمہ۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے کندھوں پر چادر نہ اوڑھوں گا مگر نماز کے لیے، جب تک کہ قرآن جمع نہ کر لوں گا۔ پس چند دن گذر رہے کہ آپ نے تمام قرآن جمع کر لیا اور کپڑوں کے درمیان اس کو بند کر کے اس کے سر کو سل کر دیا (مہر لگا دی) پھر اس کو مسجد میں لائے۔ جب کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دیگر صحابہؓ مسجد میں موجود تھے۔ اور بلند آواز سے فرمایا اے لوگو جب حضرت رسول کریمؐ دنیا سے تشریف لے گئے تو میں ان کے غسل اور تجہیز و تکفین میں مشغول ہو گیا اس کے بعد تمام قرآن کو اس کپڑے میں میں نے جمع کیا ہے۔ جتنی آیات بھی نازل ہوئی تھیں۔ تمام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر پڑھیں اور اس کی تاویل مجھے بتلائی

ہے قیامت کے دن یہ نہ کہنا کہ ہم اس سے غافل تھے۔ اور یہ بھی نہ کہنا کہ میں نے تم کو اپنی امداد کے لیے نہیں بلایا اور اپنا حق تم کو یاد نہیں دلایا اور تم کو اللہ کی کتاب کیطرف دعوت نہیں دی۔ عمرؓ نے کہا جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ ہمیں کافی ہے اور تیرے قرآن کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ حضرت نے فرمایا اس قرآن کو دوبارہ تم نہ دیکھو گے یہاں تک کہ مہدی میری اولاد سے اسے ظاہر کریگا اور یہ کہہ کر اپنے گھر واپس چلے گئے۔

روافض کے رئیس الفقہا ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی کا فتویٰ

احسن الفوائد فی شرح العقائد صہ۴۹۲ مترجم حجۃ الاسلام محمد حسین ناشر مکتبۃ السبطین فرید سرگودھا۔

یہاں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کے خلیفہ اول و دوم اور بالخصوص حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا جمع کردہ قرآن مجید موجود تھا تو اس کی موجودگی میں جناب خلیفہ ثالث کو از سرِ نو اس کے جمع کرنے کی کیا ضرورت درپیش آئی تھی۔ اور اپنے جمع کردہ مصحف کو رائج کرنے میں اس قدر مبالغہ سے کام کیوں لیا تھا کہ باقی تمام جمع کردہ نسخے رسوائے امیر علیہ السلام کے نسخے کے نذر آتش کردا دیئے تھے۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جامع قرآن کی کوئی خاص غرض پوشیدہ تھی۔ جس کے تحت اس قدر اہتمام کیا گیا تھا اور وہ غرض قانونِ شریعت کی کتاب میں تحریف و تغییر کر کے دینِ اسلام کو متغیر و مبدل کرنا ہی ہو سکتی ہے۔

غازی۔ روافض کے عصرِ حاضر کے رئیس المتکلمین علامہ محمد حسین

کی تصدیق کے مطابق خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنیؓ نے قانونِ شریعت
کی کتاب قرآن مجید میں تحریف و تغیر کر کے دینِ اسلام کو تبدیل کر دیا۔ اب
شیعہ حضرات کو تحریفِ قرآن کے قائلین قمی۔ کلینی مجلسی۔ مقبول کو مردے
سمجھ کر دروازۂ تقیہ کے راستے فرار ہونے کی گنجائش نہیں۔ جب کہ تحریفِ
قرآن کے قائل آپ کی سرکار صدر المحققین محمد حسین زندہ گواہ موجود ہیں

صاحب اصولِ کافی یعقوب کلینی بھی تحریفِ قرآن کا قائل ہے

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد ۲ ص ۶۳ مترجم سید ظفر حسن امروہوی

عن سالم بن سلمہ قال قرأ رجل علی ابی عبد اللہ علیہ السلام وانا
استمع حروفاً من القرآن لیس علی ما یقرأھا الناس فقال ابوعبداللہ
کف عن ھذہ القرأۃ اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم فاذا قام
القائم علیہ السلام کتاب اللہ عز وجل علی حدہ واخرج المصحف
الذی کتبہ علی علیہ السلام وقال اخرجہ علی علی الناس حین
فرغ منہ وکتبہ فقال لھم ھذا الکتاب اللہ عز وجل کما انزلہ
علی محمد وقد جمعتہ من اللوحین فقالوا ھوذا عندنا مصحف
جامع فیہ القرآن لاحاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ
بعد یومکم ھذا ابداً انما کان علی ان اخبرکم حین جمعتہ
لتقرؤوہ۔

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے
سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا۔ اس کی قرائت عام لوگوں کی

قرأت کے خلاف بھی حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھو بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں۔ تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو جب ظہور ہو گا۔ تو وہ قرآن کو صحیح صورت میں تلاوت کریں گے۔ اور اس قرآن کو نکالیں گے۔ جو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔ اور فرمایا جب حضرت علیؓ جمع قرآن اور اسکی کتابت سے فارغ ہوئے تھے۔ تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اس ترتیب سے جمع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے۔ ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں حضرت (علیؓ) نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس (قرآن) کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کردوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

آئمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص۲۶۱ عن جابر قال سمعتُ ابا جعفر علیه السلام یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الّا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله تعالیٰ الّا علی بن ابی طالب والائمة من بعده علیهم السلام۔

ترجمہ۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا سوائے جھوٹ کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن کے جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد

"ملک ائمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

غازی۔ موجودہ قرآن چونکہ اصحابِ ثلاثہ نے مرتب کیا تھا ترتیب اس کی موافق تنزیل نہیں بقولِ یعقوب کلینی صاحبِ اصولِ کافی مصدقہ امام غائب متذکرہ روایات کے مطابق اصلی قرآن حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا جو امام غائب کے پاس پوشیدہ ہے۔

تحریف قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی تیسری دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص ۳۱۵ فقال نزل جبریل بھذ ہ الایۃ علی محمد ھکذا وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتوا بسورۃ من مثلہ۔

ترجمہ ا۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا۔ (علیؓ کے بارہ میں) تو تم اس کی مثل سورہ لاؤ۔

غازی۔ دیکھو قرآن کریم پارہ پہلا رکوع ۳ سورہ البقرۃ موجودہ قرآن میں (فی علی) کے الفاظ موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی چوتھی دلیل

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد اوّل ص ۳۱۵ عن ابو عبد اللہ علیہ السلام قال نزل جبریل علی محمد بھذہ الایۃ ھکذا یاایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا (فی علی) نوراً مبینا۔

ترجمہ:۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبریل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علیؑ کے بارہ میں) بصورتِ نورِ مبین۔

غازی۔ دیکھو قرآن مجید پانچواں پارہ۔ رکوع ۳ سورہ النساء۔ موجودہ قرآن میں (فِي عَلِيٍّ نوراً مبيناً) کے الفاظ موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی پانچویں دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل صہ ۵۰۹ عن جابر عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له لم سمی امیر المؤمنین قال الله سماه وهكذا انزل فی کتابه واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم وان محمداً رسولی وان علياً امير المؤمنين۔

ترجمہ:۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علیؓ کا نام امیر المؤمنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتابِ خدا میں یوں بھی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو نکالا ہے توضیح۔ قرآن میں امیر المومنین کا لفظ نہیں یہ جامع قرآن نے حذف کر دیا ہے۔

غازی:۔ دیکھو قرآن پارہ نانواں۔ رکوع ۱۱ سورہ الاعراف۔ موجود قرآن میں (وَاِنَّ محمداً رسولی واِنّ علیاً امیر المومنین) کی عبارت موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی چھٹی دلیل

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد اوّل صہ ۵۱۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام ولو

انهم فعلوا ما يوعظون (فی علی) لکان خیراً ۔

ترجمہ:۔ فرمایا امام باقر علیہ السلام نے اگر وہ کرتے جس کی ان کو نصیحت کی گئی ہے (علیؑ کے بارہ میں) تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا ۔

غازی:۔ دیکھو قرآن کریم پارہ پانچواں ۔ رکوع ۶ سورہ النساء ۔ موجودہ قرآن میں (فی علی) کے الفاظ موجود نہیں ۔

تحریف قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی ساتویں دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص ۵۱۳ عن جابر عن ابی جعفر قال نزل جبریل بھذہ الآیۃ علی محمد صلعم ھکذا بئسما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ (فی علی) بغیاً ۔

ترجمہ:۔ برا ہے جو انہوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لیے بایں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارہ میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا ۔

غازی:۔ دیکھو قرآن کریم پارہ اوّل رکوع ۱۱ سورہ البقرہ موجودہ قرآن میں (فی علی) کے الفاظ موجود نہیں ۔

تحریف قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی آٹھویں دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص ۱۳۱ ۔ عن ابی جعفر قال اوحی اللہ الی نبیہ استمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط المستقیم قال (انک علی ولایۃ علی) وعلیٰ ھو الصراط المستقیم ۔

ترجمہ:۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اُس پر جو تم پہ وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم پہ ہو امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پہ قائم رہو اور علی صراطِ مستقیم ہیں۔

غازی:۔ دیکھو قرآن کریم پارہ ۲۵ رکوع ۹ سورہ الزخرف۔ موجودہ قرآن میں (اِنَّكَ عَلیٰ وَلایۃ علی) کی عبارت موجود نہیں ہے۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی نویں دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص۱۵۳ عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام فی قولہ تعالیٰ لقد عہدنا الیٰ اٰدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین والائمۃ علیہم السلام من ذریتہم فنسی ھکذا واللہ نزلت علیٰ محمد۔

ترجمہ:۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وعلیؓ وفاطمہؓ وحسنؓ وحسینؓ اور اُن ائمہ کے متعلق جو اُن کی ذرّیت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یوں ہی نزول آیت ہوا۔

غازی:۔ دیکھو قرآن کریم پارہ سولھواں ۱۶ رکوع ۱۲ سورہ طٰہٰ موجودہ قرآن میں (کلمات فی محمد وعلیؓ وفاطمہؓ والحسنؓ والحسینؓ والائمہ علیہم السّلام من ذریتہم کی عبارت موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی دسویں دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص۵۱۴ عن ابی جعفر قال فکلما جاءکم (محمد) بما لا تھوٰی انفسکم (بموالاۃ علی) فاستکبرتم ففریقاً (من آل محمد) کذبتم وفریقاً تقتلون۔

ترجمہ:۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے متعلق جب لائے تمہارے پاس (محمدؐ) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبتِ علی) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آلِ محمد سے) تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

غازی:۔ دیکھو قرآن مجید پہلا پارہ رکوع ۱۰۔ سورہ البقرۃ۔ موجودہ قرآن میں جاءکم کے آگے لفظ (محمدؐ) اور اَنْفُسُکُمْ کے ساتھ (بموالاۃ علی) کے الفاظ موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی گیارھویں دلیل

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل ص۵۱۴ عن الرضاء قال فی قول عزوجل کبر علی المشرکین (بولایۃ علی) ما تدعوھم الیہ (یا محمد من ولایۃ علی) ھکذا فی الکتاب محفوظ۔

ترجمہ:۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علیؓ) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمد کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے)

غازی:۔ دیکھو قرآن کریم پارہ ۲۵ رکوع ۲ سورہ الشورٰی۔ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ کے آگے (بولایۃ علی) اور مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ کے ساتھ

(یا محمد من ولایۃ علی) کی عبارت موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی بارھویں دلیل

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد اوّل ص۵۱۲ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا قال انما عنی بذلک علیا وفاطمہ والحسن والحسین وجرت بعدھم فی الائمہ علیھم السلام ثم یرجع القول من اللہ فی الناس فقال فان اٰمنوا (یعنی الناس) بمثل ما اٰمنتم بہ (یعنی علیا وفاطمہ والحسن والحسین والائمہ علیھم السلام فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق ۔

ترجمہ :- کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے فرمایا اس سے مراد علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ اور جاری ہوا یہ امر بعد میں ائمہ علیہم کے لیے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اور وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علیؓ و فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ اور دیگر ائمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انہوں نے روگردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ بازی ہوگی ۔

غازی :- دیکھو قرآن کریم پارہ ۱ رکوع ۱۶ سورہ البقرہ ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا کے آگے (انما عنی بذلک علیاً وفاطمہؓ والحسنؓ والحسینؓ) کی عبارت موجود نہیں ۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی تیرھویں دلیل

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد اوّل ص۵۱۷ ۔ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ومن یطع اللہ ورسولہٗ (فی ولایۃ علیؓ و

ولایۃ الائمہ من بعدہ) فقد فاز فوزاً عظیماً ھکذا نزلت۔

ترجمہ:۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۃ من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر ائمہ کی ولایت پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

غازی:۔ دیکھو قرآن مجید پارہ ۲۲ رکوع ۵ سورۃ الاحزاب میں (فی ولایۃ علی و ولایۃ ائمہ من بعدہ) کی عبارت موجود نہیں۔

تحریفِ قرآن سے متعلق یعقوب کلینی کی چودھویں دلیل

الشافی ترجمہ اصولِ کافی جلد اوّل صفحہ ۱۵ رفعہ الیھم فی قول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ (فی علی والائمۃ) کَالَّذِیْنَ اٰذوا موسٰی فبراہ اللہ مما قالوا۔

ترجمہ:۔ راوی نے ائمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ یہ تمہارے لیے جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دو (علی اور ائمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسٰی کو اُمت موسٰی نے (گوسالہ پرستی میں دہی موسٰی اور ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کرکے) پس بَری ہے اللہ اس چیز سے جو انہوں نے بیان کیا۔

غازی:۔ دیکھو قرآن مجید پارہ ۲۲ رکوع ۵ سورہ الاحزاب میں (وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ فی علی والائمہ) کی عبارت موجود نہیں ہے۔

تحریفِ قرآن سے متعلق صاحب تفسیر صافی بالفیض الکاشانی کی پہلی دلیل

کتاب الصافی فی تفسیر القرآن مؤلفہ محمد بن المرتضیٰ المدعو بالمحسن الملقب بالفیض الکاشانی من علمائے امامیہ فی المطبعۃ الاسلامیہ طہران

جز اوّل جلد اوّل ص۲۵ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال لولا انہ زید فی کتاب اللہ ونقص ما خفی حقّنا علی ذی حجیٰ -

ترجمہ:- امام محمد باقرؒ نے فرمایا اگر اللہ کی کتاب میں کمی اور بیشی نہ کی گئی ہوتی تو ہر عقلمند پر ہمارا حق مخفی نہ رہتا -

تحریف قرآن سے متعلق صاحب تفسیر صافی بالفیض الکاشانی کی دوسری دلیل

کتاب الصافی فی تفسیر القرآن جز اول جلد اوّل ص۲۵ وعنہ علیہ السلام ان القرآن قد طُرِحَ منہ آی کثیرۃ ولم یزد فیہ الّا حروف -

ترجمہ:- اور امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ قرآن سے بہت کمی کی گئی ہے اور اس میں چند حروف کی زیادتی کی گئی ہے -

تحریفِ قرآن سے متعلق صاحب تفسیر صافی بالفیض الکاشانی کی تیسری دلیل

کتاب الصافی فی تفسیر القرآن جز اوّل جلد اول ص۳۲ - فهو مِمّا قدّمت ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن وبین القول فی الیتٰمی وبین النکاح النساء من الخطاب والقصص اکثر من ثلث القرآن -

ترجمہ:- اور قرآن میں کمی کی گئی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے منافقین کو قرآن سے ساقط کرنا اور یتیموں کے قول کے درمیان اور عورتوں کے نکاح کے بارے میں خطاب سے اور حکایات سے تہائی قرآن سے زیادہ نکال دیا گیا ۱۲ -

تحریفِ قرآن سے متعلق صاحب تفسیر صافی کی چوتھی دلیل

کتاب الصافی فی تفسیر القرآن جلد اوّل جز اوّل ص۳۴ - وامّا اعتقاد

مشائخنا فی ذلک فالظاهر من ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی طاب ثراہ انہ کان یعتقد التحریف والنقصان فی القراٰن...... وکذلک اُستاذ علی بن ابراھیم القمی فان تفسیرہ مملوءمنہ ولہ غلو فیہ وکذلک الشیخ احمد بن ابی طالب طبرسی فانہ ایضاً نسج علی منوالھما فی کتاب الاحتجاج۔

ترجمہ:۔ اور ہمارے مشائخ کا اعتقاد تحریف قرآن میں پس وہ ظاہر ہے ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی سے تحقیق وہ قرآن پاک کی تحریف اور نقصان کا اعتقاد رکھتا تھا اور اسی طرح استاد علی بن ابراہیم قمی پس اس کی تفسیر اس مضمون سے بھری پڑی ہے اور اس نے اس میں بہت زیادتی کی ہے اور اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی پس اس نے بھی ان دونوں کے طریقے پر احتجاج طبرسی میں لکھا ہے۔

تحریف قرآن سے متعلق احمد بن ابی طالب طبرسی کی پہلی دلیل

کتاب احتجاج طبرسی صـ۱۳۷ دفعھم الاضطرار بورود المسائل علیھم عمّا لا یعلمون تاویلہٗ اِلیٰ جمعہ وتالیفہ وتضمینہ من تلقائھم ما یقیمون بہ دعائم کفرھم۔

ترجمہ:۔ پھر جب ان منافقوں سے وہ مسائل پوچھے جانے لگے جن کو وہ نہ جانتے تھے تو مجبور ہوئے کہ قرآن کو جمع کریں۔ اس کی تاویل کریں اور قرآن میں وہ باتیں بڑھائیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کریں۔

غازی :- حضرت علیؓ (امام معصوم) ایک زندیق کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ موجودہ قرآن میں کفر کے ستون قائم کر دیئے گئے ہیں۔

تحریف قرآن سے متعلق احمد بن ابی طالب طبرسی کی دلیل

کتاب احتجاج طبرسی ص۱۳۱ اِنَّهُمْ اثبتوا فی الکتاب مالم یقله الله لیلبسُوا علی الخلیقة۔

ترجمہ :- منافقین نے قرآن میں وہ باتیں بڑھا دیں جو اللہ نے نہ فرمائی تھیں تاکہ مخلوق کو فریب دیں۔

غازی :- مولا علی کے ارشاد سے ثابت ہوا کہ قرآن کو جمع کرنے والوں نے ایسی چیزیں داخل کر دیں جن کا حکم رب کریم نے نہیں دیا تھا۔

تحریف قرآن سے متعلق احمد ابی طالب طبرسی کی تیسری دلیل

کتاب احتجاج طبرسی ص۱۳۷ والذی بدا فی الکتاب من الازراء علی النبی من فرقة الملحدین

ترجمہ :- جو برائی قرآن کریم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ ملحدوں کی طرف سے ہے۔

غازی :- حضرات توجہ فرمایئے خالق نے قرآن کریم میں اپنے محبوب کو طٰہٰ یٰسین مزمّل پیارے پیارے القابات عطا فرمائے ہیں لیکن روافض کے محدثین امام معصوم کی زبانِ ترجمان سے ثابت کر رہے ہیں کہ ملحدوں (یعنی اصحاب ثلاثہ) نے معاذ اللہ قرآن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں داخل کر دی ہیں، استغفر اللہ

تحریف قرآن سے متعلق احمد بن ابی طالب طبرسی کی چوتھی دلیل

کتاب احتجاج طبرسی ص۱۳۵ لو شرحت لک کلما اسقط وحرف وبدل مما یجری ھٰذا المجری لطال وظہر ما تحظر التقیہ اظہارہ

ترجمہ :- اگر میں تجھ سے وہ تمام روایتیں بیان کر دوں جو قرآن سے نکال ڈالی گئیں اور تحریف کی گئیں اور بدل دی گئیں جو اسی قسم کی کارروائیاں ہوئیں تو بہت طول ہو جائے اور تقیہ جس چیز سے روکتا ہے وہ ظاہر ہو جائے۔

غازی :- مولا علی شیر خدا نے فرمایا قرآن میں جو کمی بیشی کی گئی ہے اگر میں اُسے بیان کروں تو طویل داستان بن جائے گی ہیں اُسے تقیۃً بیان نہیں کرتا۔

تحریفِ قرآن سے متعلق احمد بن ابی طالب طبرسی کی پانچویں دلیل

کتاب احتجاج طبرسی ص۸۲ فلما استخلف عمر سئل علیاً ان یرفع الیھم القرآن فحرفوہ فیما بینھم فقال یا ابا الحسن ان جئت بالقرآن الذی کنت قد جئت بہ الی ابوبکرؓ حتی نجتمع علیہ فقال علیہ السلام ھیہات لیس الی ذٰلک سبیل انما جئت بہ الی ابی بکرؓ لتقوم الحجۃ علیکم ولا تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھٰذا غافلین او تقولوا ما جئتنا بہ ان القرآن الذی عندی لا یمسہ الا المطھرون والاولیاء من ولدی قال عمر فھل لاظھارہ وقت معلوم فقال علیہ السلام نعم اذا قام القائم من ولدی یظھرہ ویحمل الناس علیہ فتجری السنۃ صلوٰۃ اللہ علیہ۔

ترجمہ :- جس وقت حضرت عمر خلیفہ بنے تو حضرت علی سے قرآن مہاجرین و انصار کے حوالہ کرنے کے بارے سوال کیا کہ وہ آپس میں مل کر اسے تبدیل کر دیں گے پس فرمایا اے علی اگر تو وہ قرآن لائے جو ابوبکر کے پاس لایا تھا حتیٰ کہ ہم اس پر متفق ہو جائیں پس حضرت نے فرمایا ہرگز نہیں۔ بیشک میں اس قرآن کو ابوبکرؓ کے پاس لایا تھا تاکہ تم پر حجت قائم ہو جائے اور قیامت کے دن تم یہ نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یہ کہو کہ تو ہمارے پاس لایا نہ تھا۔

تحقیق جو قرآن میرے پاس ہے اس کو پاکیزہ لوگوں اور میری اولاد کے وصیوں کے بغیر کوئی نہیں چھوئے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا اس کے اظہار کا کوئی وقت معین ہے فرمایا ہاں جس وقت میری اولاد کا قائم ظاہر ہوگا اس قرآن کو ظاہر کرے گا اور لوگوں کو اس پر عمل کروائے گا پس طریقہ رائج ہو جائیگا اللہ کی رحمت ہو اس پر۔

جعفری :- مولانا صاحب جب قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے پارہ ۱۴ سورہ الحجر کوع ۱ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ رب کریم نے ارشاد فرمایا بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ قرآن کی واضح شہادت کے ہوتے ہوئے دوسری کتابوں کی کیا ضرورت ہے جس قرآن کا خالق نگہبان ہو اُسے کون بدل سکتا ہے۔

غازی :- جعفری صاحب ہوش و گوش سے سنیئے کاٹھ کی ہنڈیا چولھے پر دیر تک نہیں ٹھہر سکتی۔ مذکورہ آیت کریمہ کے ماتحت شارح اصول کافی ملاں خلیل قزوینی در مطبع فیض منشی نول کشور واقع لکھنؤ۔ الصافی شرح اصول کافی۔ کتاب فضل القرآن جز ششم باب النوادر صـ۷۶ پر رقمطراز ہے پس دلالت نمی۔

کند بر محفوظ بودن جمیع قرآن ۔ ترجمہ پس یہ آیت پورے قرآن کریم کے محفوظ ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔ نیز مذکورہ کتاب صفحہ صـ۶۶ پر مرقوم ہے حفظ قرآن دلالت بر این نمی کند کہ نزد ہمہ کس محفوظ باشد چہ می تواند بود کہ نزد امام زماں وجمی کہ صاحب سیر اوبند محفوظ باشد ۔

ترجمہ ۔ قرآن کا محفوظ ہونا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ تمام لوگوں کے نزدیک محفوظ ہوگیا ہو سکتا ہے کہ امام زماں اور وہ جماعت جو اس کی رازدار ہو ان کے نزدیک محفوظ ہو جائے ۔

صاحب تفسیر مجمع البیان شیخ طبرسی بھی تحریف قرآن کا قائل ہے

تفسیر مجمع البیان المجلد خامس و السادس مطبع اسلامیہ طہران صـ۵۰

عن ابن مسعود روی فی قراءة اهل البیت جاهد الکفار بالمنافقین

ترجمہ :۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اہلبیت کی قراۃ جاہد الکفار بالمنافقین ہے

غازی :۔ دیکھو قرآن پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۱۵

یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ہے بالمُنٰفِقِیْن نہیں ۔

صاحب تفسیر قمی علی ابراہیم قمی بھی تحریف قرآن کا قائل ہے

کتاب تفسیر قمی صـ۱۲۹ قالت نزلت فان تنازعتم فی شیءٍ فارجعوه الی الله والی الرسول والی اولی الامر منکم ۔

ترجمہ :۔ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے اسے اللہ اور رسول اور اولی الامر کے حضور رجوع کرو ۔

غازی :- دیکھو قرآن مجید پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۴ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۔موجودہ قرآن میں فَارْجِعُوْهُ نہیں بلکہ فَرُدُّوْهُ ہے اور الی الرَّسُوْلُ کی جگہ والرَّسُوْلُ ہے اور لفظ أولِي الامر بھی نہیں ہے۔

اُستاد قمی نے تو دبی زبان کے ساتھ تحریف قرآن کا اقرار کیا تھا لیکن تلمیذ کلینی نے ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ اپنی معتبر تصنیف مصدقہ امام غائب اصول کافی میں جا بجا تحریف قرآن کے علاوہ امام العصر کے ساتھ سترہ ہزار آیات والے قرآن کی تشریف آوری کا مژدہ بھی سنایا۔ سید نعمت اللہ حسنی جزائری صاحب انوار نعمانیہ بھی تحریف قرآن کا قائل ہے۔

کتاب انوار نعمانیہ صفحہ ۲۵۰ قد ورد فی الاخبار انهم علیهم السلام امروا شیعتهم بقراۃ هٰذا الموجود من القرآن فی صلٰوۃ وغیرها والعمل باحکامه حتی یظهر مولانا صاحب الزمان فیرتفع هٰذا القرآن من ایدی الناس الی السماء ویخرج القرآن الذی الّفه امیر المُؤمنین علیه السلام فیقری ویعمل باحکامه وروی الکلینی باسناده الی سالم بن سلمة قال قرأ رجل علی ابی عبد الله علیه السلام و انا استمع حروفاً مِنَ القرآن لیس علی ما یقرأها الناس فقال ابو عبد الله علیه السلام مه کف عن هٰذه القراۃ واقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم فاذا قام قرأ کتاب الله علی حده واخرج المصحف الذی کتبه علی علیه السلام فی هذا الحدیث ان علیا علیه السلام

لما فرغ من ذالك القرآن قال لهم هٰذا كتاب الله تعالیٰ کما انزل الله علی محمد صلّی الله علیه و اٰله وسلم وقد جمعته بین اللوحین فقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فیه القرآن لا حاجة لنا فیه فقال اما والله ما ترونه بعد یومکم هٰذا ابداً ۱۲۱ -

ترجمہ :- اور یقیناً روایات میں وارد ہے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام نے اپنے شیعوں کو موجودہ قرآن کے پڑھنے کا حکم دیا ہے نماز وغیرہ میں اور اس کے احکام پر عمل کرنے کا دیا ہے حتیٰ کہ ہمارے مولا امام زمان تشریف لائیں۔ جب امام موصوف تشریف لائیں گے تو موجودہ قرآن لوگوں کے ہاتھوں سے آسمانوں پر اٹھالیا جائے گا اور امام موصوف امیرالمومنین علی کا جمع کردہ قرآن نکالیں گے پھر وہ قرآن پڑھا جائے گا اور اس کے احکام پر عمل کیا جائے گا اور کلینی نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے اور اسے سالم بن سلمہ تک پہنچایا ہے سلم کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق کے پاس ایسے کلمات پڑھے جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں اور میں سن رہا تھا تو امام نے فرمایا اس قراۃ کو چھوڑ دو اور وہ پڑھو جو لوگ پڑھتے ہیں حتیٰ کہ امام قائم تشریف لے آئیں۔ پس جب امام قائم تشریف لائیں گے تو وہ اللہ کی کتاب صحیح طور پر پڑھیں گے اور مولا علی کا لکھا ہوا قرآن نکالیں گے اسی حدیث میں ہے کہ جب امیرالمومنین اس قرآن کو لکھ کر فارغ ہوئے تو لوگوں کو کہا یہ اللہ کی کتاب ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر نازل فرمائی تھی اور میں نے اسے دو تختیوں کے درمیان جمع کیا ہے تو لوگوں نے کہا ہمارے پاس وہی (جو حضور پر نازل ہوا تھا) قرآن ہے ہمیں

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں ہے تو حضرت امیر نے فرمایا خدا کی قسم
آج کے بعد تم کبھی اس قرآن کو نہ دیکھو گے۔

کسی کتاب کا اغلاط سے مبّرا ہونا مصنّف کی ذمہ داری ہے

مصنفین کے علاوہ دیگر حضرات بہت کم جانتے ہیں کہ ایک کتاب کو
قاری کے ہاتھ تک پہنچانے کے لئے کس قدر مراحل طے کرنے پڑتے ہیں بیشتر
مصنف مسودہ مرتب کرتا ہے پھر اُسے کاتب کے حوالے کیا جاتا ہے کتابت
کے بعد اُسے نظر ثانی کے لئے مصنف کے پاس بھیجا جاتا ہے کہ مولف اپنی
کتاب کا ایک ایک حرف بلکہ نقطہ نقطہ بغور دیکھ کر اغلاط لگاتا ہے جس قدر
مولف کتاب قابل ہوگا کتاب اغلاط سے پاک ہو گی۔ اگر لیتھو چھپائی ہو گی
تو چوتھی مرتبہ مسودۂ کتابت سنگ ساز کے پاس جائے گا۔ جسے سنگ ساز
لوہے کی پلیٹوں پر جمائے گا۔ بعد میں اُسے اول تا آخر شدّ مدّ زیر و زبر کو اصل
مسودہ کے ساتھ صحیح کرنا سنگ ساز کا کام ہوگا۔ پھر اُسے پریس میں پہنچا دیا
گا دہاں مشین میں سیاہی کی کمی بیشی کا خیال رکھتے ہوئے ایک ایک پیپر مشین کے
حوالہ کرتا چلا جائے گا۔ وہ آٹومیٹک چھاپ کر اپنا کام ختم کر دے گی پھر اُسے
دفتری کے پاس لایا جائے گا وہ اُسے
پن لگانے کے بعد ٹائیٹل لگا کر کٹائی کے لئے کٹر پر لے جائے جائے گا۔ کتاب کو
آراستہ کرنے کے بعد مصنف کے حوالے کر دی جائے گی۔ اس قدر مراحل طے کرنے
کے بعد اگر کتاب میں غلطیاں ہوں گی تو وہ تمام تر ذمہ داری مصنف پر عائد ہوگی

قارئین حضرات کو وہ یہ نہیں کہہ سکے گا اغلاط میرا جرم نہیں کاتب نے سستی کی ہے۔ سنگ ساز نے غلطیاں صحیح نہیں کیں۔ پریس والوں کا قصور ہے وغیرہ وغیرہ گویا کسی کتاب کو اغلاط سے مبرّا پیش کرنا مصنّف کتاب کی ذمہ داری ہے جو کتاب اغلاط سے مبرّا ہو گی اُسے مؤلفِ کتاب کے علم و ادب کا زندہ جاوید ثبوت سمجھا جائے گا۔

روافض کے محدثین و مجتہدین نے موجودہ قرآن کا انکار کیوں کیا۔

وہ اس لئے کہ قرآن کریم با وضو ہاتھ میں لئے چوم کر تلاوت کرنے سے پیشتر مرتبینِ قرآن، اصحابؓ ثلاثہ جناب سیدنا صدیقِ اکبر فاروقِ اعظم عثمانِؓ غنی پر ایمان لانا فرمودۂ رحمان اور ان کو جنت کے مالک و مختار سمجھنا جزد ایمان ہے محدثین روافض چونکہ یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہامان و قارونِ کا (معاذ اللہ) ہم پلہ سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کے خاتم المحدثین ملاں باقر مجلسی نے دیگر کتب کے علاوہ اپنی کتاب حق الیقین میں یوں عاقبت سیاہ کی ہے۔

حق الیقین صد ۲۴۴ مفضل پرسید کہ مراد فرعون و ہامان دراین آیۃ چیست حضرت فرمود کہ مراد ابوبکرؓ و عمرؓ است۔ ترجمہ۔ مفضل نے پوچھا فرعون اور ہامان، آیت کی رو سے کون ہیں حضرت نے فرمایا اس سے مراد ابوبکرؓ اور عمر ہیں حوالہ مذکور کی روشنی میں جب شیخین کریمین (معاذ اللہ) حق پر نہیں تھے تو روافض کے مجتہدین و مورخین کے لئے موجودہ قرآن کا انکار ضروری تھا جبھی تو یہ لوگ مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں امام العصر کے ہاتھوں سترہ ہزار آیات والے قرآن کے منتظر ہیں اور چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات والا ہمارا قرآن تقیۃً پڑھتے ہیں۔

چیلنج

دس ہزار روپیہ نقد انعام

(۱) صرف خطہ پاکستان ہی نہیں دنیائے روافض کے ذاکرین و مجتہدین بلکہ مبلغ اعظم کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ وہ کتاب ایمان بالقران کے حوالہ جات کو اول سے آخر تک غلط ثابت کر کے جواب شائع کردے تو مذکورہ بالا انعام حاصل کرے۔

(۲) اگر موجودہ قرآن بقول روافض محرف ومبدل نہیں جیسا کہ آج کل ذاکرین اسی پر ایمان ثابت کرتے ہوئے اسے مجالس میں پڑھ کر داد حاصل کرتے ہیں تو مذکورہ منکرین قرآن پر خائنین قرآن نے کفر کے فتوے لگائے ہوں تو اسے بھی منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

(۳) راقم الحروف نے صرف انہی کتابوں کے حوالہ جات پیش کئے ہیں جو موجود ہیں اور ہر وقت دکھائے جا سکتے ہیں علاوہ ازیں مرأة العقول میں ملاں باقر مجلسی صاحب فصل الخطاب دیگر اکثر محدثین روافض تحریف کے قائل ہیں اگر کوئی خاموش ہے تو از راہ تقیہ ورنہ قائلین تحریف قرآن پر ان کو کفریہ فتوے لگا کر بری الذمہ ہونا چاہیئے تھا۔

انعام :۔ کتاب مذکور کا ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو یک صد روپیہ بطور انعام دیا جائے گا۔ جس قدر حوالے غلط ثابت کرے فی حوالہ مذکورہ انعام حاصل کرے۔

تقریظ

استاد العلماء جامعہ معقول و منقول مناظر اسلام حضرت مولانا الحاج
حافظ محمد عبدالرشید صاحب مہتمم جامعہ قطبیہ رضویہ رجسٹرڈ چک ۲۳۳
قطب آباد شریف تحصیل و ضلع جھنگ و خطیب اعظم سنی رضوی جامع مسجد لائلپور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد میں نے مولانا الحاج مداحِ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت مولانا غلام رسول صاحب خطیب مسجد نور گنج حسین آباد
ناروال کی کتاب ایمان بالقرآن کا مطالعہ کیا حضرت ممدوح نے کتب مخالف
سے پوری کوشش سے حوالہ جات تحریر کئے ہیں اور ہر کتاب کے مصنف
کا تعارف بھی ایجاز و اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مصنف مذکور کی سابقہ
کتب مثلاً "ابتدائے ماتم"۔ "نکاح ام کلثوم"۔ "حضور کی چار صاحبزادیاں"
"ائمہ اطہار کا فرمان" نے ہی دنیائے شیعیت میں کہرام مچا رکھا تھا۔ اور آج
تک روافض کے مجتہدین و مبلغین ذاکرین ان کے جواب سے عاجز و صامت
تھے جب یہ کتاب منصۂ شہود پر آئے گی اور اس میں مذہب اہل سنت و
جماعت اور مذہب شیعہ کا مقابلہ و موازنہ کو بنظر غائر ملاحظہ کریں گے تو ان
کی مذہبی دنیا میں ایک اور ایٹم بم کا اضافہ نظر آئے گا۔ اس کے بعد ان کے
جواب تو کیا اپنے مذہبی فریضہ ماتم سے سر دھننے کے علاوہ ان کو اور کوئی چارہ
کار نہ ہو گا۔ مولی کریم اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور
اپنے پیر و مرشد کے صدقہ سے مصنف کو دن دگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرمائے
آمین۔ بجاہ حبیبہ الرؤف الرحیم۔

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست

کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان است

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است

ولے داند دریں معنی کہ گوش است

ایمان بالقرآن

ہماری دیگر تصانیف مندرجہ ذیل مقامات سے مل سکتی ہیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
دیدارِ محمدؐ	3/00	سلام	00/25
انوارِ محمدؐ	3/00	دیوبندی مذہب	00/50
حضورؐ کی چار صاحبزادیاں	1/00	رحمتِ کبریا بوسیلۂ انبیاء اولیاء	2/50
نکاحِ ام کلثوم	1/00	ابتدائے ماتم	1/50

★ مکتبہ تنویر القرآن اردو بازار لاہور ★ چشتی کتب خانہ لائل پور
★ سُنّی دار الاشاعت ڈجکوٹ روڈ لائلپور ★ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ
★ رضوی کتب خانہ سرکلر روڈ لاہور ★ مکتبہ حامدیہ داتا گنج بخش روڈ لاہور
★ قادری کتب خانہ جامعہ عبد الحکیم سیالکوٹ ★ مکتبہ نبویہ داتا گنج بخش روڈ لاہور
★ دفتر رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ★ بخاری بک سٹال نور کوٹ شکر گڑھ

مدینہ بک ڈپو چوک فاروقی حسینی ظفروال روڈ نارووال